ہفت روزہ

خدام الدین لاہور

زیر سرپرستی

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ

شیرانوالہ دروازہ لاہور



خطاب بہ مسلم

جناب عرفان زمینی (راولپنڈی)

ذرا سینے میں اے مسلم تمنّاؤں کو رقصاں کر
صداقت کو نمایاں کر شجاعت کو نمایاں کر

جہانِ رنگ و بو پر کفر کی چھائی گھٹاؤں میں!
دکھا توحید کے جلوے اس عالم کو فروزاں کر

زمانے کو ضرورت ہے کسی مردِ مجاہد کی
تو اٹھ تیغ و سناں لیکر ذرا ہمّت کا ساماں کر

تو مقصد اپنا ٹھہرا لے محمّد صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو
یتیموں، بیکسوں اور بے نواؤں پر تو احساں کر

حیاتِ جاوداں مت کہہ حیاتِ چند روزہ کو
جو کرنا ہے وہ کر لے اور مستقبل درخشاں کر

نہ اوروں کو غم درنج والم دینے کی کوشش کر!
نہ دل میں لا پشیمانی نہ اوروں کو پشیماں کر

ہلا دے کفر کی بنیاد اپنے زورِ بازو سے
اسی طاقت کو مانگ اور قیصر و کسریٰ کو لرزاں کر

تو الحادی اصولوں کو نہ رکھ مدِّ نظر اپنے
تو اپنی زندگی کا صرف اسلام ہی کو عنواں کر

تو طوفانوں سے ٹکرانا سمجھ لے زندگی اپنی
تو اعجاز مسلمانی سے ہر قطرہ کو طوفاں کر

نہ رکھ گرداب کا خطرہ نہ ساحل کی تمنّا کر
بھنور نا دیدہ ناؤ کو تو گردابوں میں پیچاں کر

ہزاروں ٹھوکریں کھانی پڑینگی حدِ منزل تک
نہ کر اندیشہ اے مسلم نہ دل کو تو پریشاں کر

تو اپنے خون کا اک آخری قطرہ رواں کر دے
زمیں کو سینچ کر اپنے لہو سے اک گلستاں کر

نمایاں چارسو مسلم شجاعت کا اثر کر دے!
اثر جس سے زمینی کو بھی تو رشکِ قمر کر دے

ہفت روزہ
خدام الدین

جلد | جمعۃ المبارک مورخہ ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۷۹ھ مطابق ۲۴ جون ۱۹۶۰ء | شمارہ

پریس کی آزادی

ڈھاکہ میں مشرقی پاکستان کے اخبار نویسوں کی یونین کے زیر اہتمام مجلس مباحثہ کا افتتاح کرتے ہوئے مرکزی وزیر قانون نے اعلان کیا ہے کہ مضبوط اور بے باک پریس کے بغیر ملک میں کوئی ترقی اور فارغ البالی ممکن نہیں۔ آپ نے غیر مبہم الفاظ میں اخبارات کو یقین دلایا کہ نئی حکومت قومی اخبارات پر پابندیاں عائد کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ وزیر قانون کی اس تقریر کے چند روز بعد صدر محترم نے بھی لاہور میں بنیادی جمہوریتوں کے ارکان کی کنونشن کا افتتاح کرتے ہوئے اسی قسم کا اعلان کیا آپ نے کہا "میری حکومت اظہار خیال کی ہمیشہ پوری آزادی دیگی"۔

وزیر قانون نے مضبوط اور بیباک پریس کے متعلق جو کچھ کہا ہے۔ وہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کو دنیا کے ہر آزاد ملک کی حکومت تسلیم کرتی ہے۔ کسی ملک کی ترقی اور فارغ البالی کے لئے آزاد اور بیدار رائے عامہ کی ضرورت ہے۔ اور رائے عامہ کی آزادی اور بیداری میں اخبارات نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔ ہماری بدقسمتی سے پاکستان کا پریس نہ مضبوط ہے اور نہ بے باک۔ یہاں اخبارات کی اکثریت چڑھتے سورج کی پرستش کرنے کی عادی ہے۔ ارباب اختیار کی قصیدہ خوانی کرنا اور اقتدار سے محروم ہو جانیوالوں کی پگڑی اچھالنا ان کی عادت ثانیہ بن چکی ہے مارشل لاء کے نفاذ کے بعد تو رہی سہی بے باکی بالکل ختم ہو گئی ہے۔ حکومت پر تعمیری تنقید کی بجائے اسکی بے جا خوشامد اخبارات کا شیوہ بن چکا ہے۔ یہ اللہ تعالٰے کا فضل ہے کہ ان حالات میں بھی کبھی کبھی حق کی آواز بلند ہوتی رہتی ہے۔

پاکستان میں مضبوط اور بے باک پریس کی عدم موجودگی کی ذمہ داری اخبارات اور حکومت دونوں پر عاید ہوتی ہے۔ حکومت کے زعماء اعلان تو اخبارات کی آزادی کا کرتے ہیں۔ لیکن صورت حال یہ ہے کہ جہاں کسی اخبار نے ان پر تنقید کی جرأت کی۔ وہاں اس اخبار کی آزادی سلب کرنے کے لئے حکومت کی ساری مشینری حرکت میں آ جاتی ہے۔ پریس ایکٹ کے ماتحت نہ صرف اخبار بلکہ اس چھاپہ خانہ کے خلاف بھی کارروائی کی جاتی ہے۔ جس میں اخبار چھپتا ہے۔ اخبار تو اس لئے گردن زدنی قرار پایا کہ اس نے حکومت پر نکتہ چینی کی۔ لیکن چھاپہ خانہ کا کیا قصور ہے کہ اس کو بھی سزا دی جاتی ہے۔ انگریز کے دور حکومت میں تو اس سزا کا کوئی جواز نکل سکتا تھا۔ لیکن پاکستان بننے کے بعد اس سزا کا جواز سمجھ میں نہیں آتا۔ جس اخبار پر ایک بار پریس ایکٹ کا وار ہو جائے اس کا بے باک رہنا اگر ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے۔ ان حالات میں اخبارات کی بے باکی پریس ایکٹ کی نذر ہو کر رہ گئی ہے۔ اس کے یہ معنی ہوئے کہ حکومت ایک طرف تو پریس کو مضبوط اور بے باک دیکھنے کی متمنی ہے۔ اور دوسری طرف پریس ایکٹ کے ذریعہ پریس کی بے باکی کو ختم کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔ دوسرے الفاظ میں حکومت ایک ہاتھ سے جو کچھ عطا کرتی ہے۔ وہ دوسرے ہاتھ سے چھین لیتی ہے۔

ہمارا اپنا مسلک کتاب و سنت کی اشاعت ہے۔ اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ شاہد ہے کہ کتاب و سنت کی اشاعت کرنے والوں نے غریب و امیر شاہ و گدا حکام اور رعایا کا امتیاز کئے بغیر سب کے منہ پر ہمیشہ حق کہا۔ حق چونکہ کڑوا ہوتا ہے۔ اس لئے ان حضرات کو جابر بادشاہوں اور حکام نے حق گوئی کی پاداش میں ہمیشہ قید و بند کی سزا دی۔ جس کو انہوں نے ہمیشہ خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ ہمیں خوشی ہے کہ ہم نے اپنی پچیس سالہ زندگی میں ہمیشہ ان حضرات کے نقش قدم پر چل کر حکومت اور عوام دونوں کو کتاب و سنت کا پیغام پہنچانے کی کوشش کی۔ قارئین کرام کو معلوم ہے کہ ہم نے نہ کبھی ارباب اقتدار کی قصیدہ خوانی کی اور نہ اقتدار سے محروم ہونے والوں کی پگڑی اچھالی بلکہ ہر ایک کو بے باکی سے حق کا پیغام پہنچاتے رہے۔ مارشل لاء کے نفاذ کے بعد بھی ہم اسی مسلک پر گامزن ہیں اور ایک بار حق گوئی کی سزا بھی بھگت چکے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالٰے ہمیں صراط مستقیم پر ہمیشہ قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے آمین یا الہ العالمین۔

آخر میں ہم وزیر قانون اور صدر محترم کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اگر آپ واقعی پریس کی آزادی کے خواہشمند ہیں تو صرف اعلانات سے یہ مقصد پورا نہ ہوگا۔ بلکہ اس کے لئے ضروری ہے کہ دفتری نظام میں تبدیلی کی جائے۔ اس کے بغیر پریس کی آزادی کا خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہ ہوگا۔

حکومت کا تبلیغی ادارہ

ایک خبر مظہر ہے کہ حکومت پاکستان دوسرے ملکوں میں اسلام کی تبلیغ کیلئے ایک تبلیغی ادارہ قائم کرے گی۔ حکومت ایسے موزوں افراد کی تلاش میں ہے جو نہ صرف اسلامیات کے ماہر ہوں۔ بلکہ عصر حاضر کے علوم سے بھی بہرہ ور ہوں۔ اور افریقہ کے تاریک براعظم اور مشرق بعید

باقی بر صفحہ ۱۲

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

نوافل کی قرأت کا بیان

عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قام بعشر آیات لم یکتب من الغافلین ومن قام بمائۃ آیۃ کتب من القانتین ومن قام بالف آیۃ کتب من المقنطرین (رواہ ابو داؤد)

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر و العاصؓ کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پڑھے دس آیتیں (نماز میں) نہیں لکھا جائے گا نام اس کا غافلوں میں اور جو شخص پڑھے سو آیتیں۔ لکھا جاتا ہے نام اُس کا فرمانبرداروں میں اور جو شخص پڑھے ایک ہزار آیتیں۔ لکھا جاتا ہے کثیر ثواب حاصل کرنے والوں میں۔

نماز کی قرأت کا بیان

عن ابی ھریرۃ قال کانت قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل یرفع طورا و یخفض طورا (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت مختلف ہوتی تھی۔ کبھی بلند اور کبھی پست۔

عن ابن عباس قال کانت قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی قدر ما یسمعہ من فی الحجرۃ وھو بالبیت (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اتنی آواز سے قرآت کرتے۔ کہ اگر آپ حجرہ کے اندر پڑھتے تو صحن میں اس کو سنا جاتا۔

تہجد کے قیام کا بیان

عن ابی ذرؓ قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اصبح بآیۃ والآیۃ ان تعذبھم فانھم عبادک وان تغفر لھم فانک انت العزیز الحکیم (رواہ النسائی و ابن ماجہ)

ترجمہ۔ ابوذرؓ کہتے ہیں کہ قیام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (تہجد کی نماز میں) صبح تک اور یہ آیت پڑھتے رہے ان تعذبھم فانھم عبادک وان تغفر لھم فانک انت العزیز الحکیم یعنی اے اللہ اگر تو ان کو عذاب دے۔ تو وہ تیرے بندے ہیں اور تو بخش دے تو تو غالب اور حکمت والا ہے۔

تہجد کا وقت

عن مسروق قال سألت عائشۃ ای العمل کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت الدائم قلت فای حین کان یقوم من اللیل قالت کان یقوم اذا سمع الصارخ (متفق علیہ)

ترجمہ۔ مسروقؓ کہتے ہیں کہ میں نے عائشہؓ سے پوچھا کہ کون سا عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پسند تھا۔ انہوں نے کہا وہ عمل جو ہمیشہ کیا جائے۔ پھر میں نے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس وقت تہجد کے لئے رات کو اُٹھتے تھے انہوں نے کہا اس وقت جبکہ مرغ کی آواز کو سُنتے۔

رات کو سونا بھی ضروری ہے

عن انس قال ما کنا نشاء ان نری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اللیل مصلیا الا رایناہ ولا نشاء ان نراہ نائما الا رایناہ (رواہ النسائی)

ترجمہ۔ انسؓ کہتے ہیں کہ ہم نہ چاہتے تھے یہ کہ دیکھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات میں نماز پڑھتا ہوا۔ مگر یہ دیکھتے تھے ہم آپ کو نماز پڑھتا ہوا۔ اور نہ چاہتے ہم یہ کہ دیکھیں آپ کو سوتا ہوا مگر یہ کہ دیکھتے تھے ہم آپ کو سوتا ہوا۔ یعنی آپ سوتے بھی تھے۔ اور نماز تہجد بھی پڑھتے تھے۔

حضور کی رات کی عبادت کا بیان

عن یعلی ابن مملک انہ سأل ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصلاتہ فقالت وما لکم وصلاتہ کان یصلی ثم ینام قدر ما صلی ثم یصلی قدر ما نام ثم ینام قدر ما صلی حتی یصبح ثم نعتت قراءتہ فاذا ھی تنعت قراءۃ مفسرۃ حرفا حرفا (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ۔ یعلی بن مملک کہتے ہیں۔ کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ام سلمہؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت اور نماز کے متعلق دریافت کیا (جو آپ رات کو پڑھتے تھے)۔ انہوں نے فرمایا۔ آپ کی قرأت اور نماز سے تم کو کیا حاصل ہوگا۔ یعنی تم میں اتنی قوت کہاں کہ تم اتنی نماز اور قرأت کر سکو۔ آپ رات کو نماز پڑھتے تھے۔ پھر سو رہتے تھے۔ یعنی جتنی دیر نماز پڑھتے تھے۔ اتنی ہی دیر آپ سوتے تھے۔ پھر جس قدر آپ سوتے تھے۔ اتنی دیر آپ نماز پڑھتے تھے۔ پھر اتنی ہی دیر آپ سوتے تھے جتنی دیر نماز پڑھتے تھے۔ یہاں تک کہ صبح نمودار ہوتی تھی۔ یعنی یہ سلسلہ رات بھر جاری رہتا تھا۔ کہ آپ سوتے تھوڑی دیر اور پھر اتنی دیر نماز پڑھتے تھے۔ اس کے بعد ام سلمہؓ نے آنحضرتؐ کی قرأت بیان کی کہ ایک ایک حرف آپ نے قرأت کا بیان کیا۔

رات کو ذکر الٰہی کا ثواب

عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یبیت علی ذکر طاھرا فیتعار من اللیل فیسأل اللہ خیرا الا اعطاہ اللہ ایاہ (رواہ احمد و ابوداؤد) ترجمہ۔ معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہے کوئی مسلمان جو پاکی کی حالت میں یعنی باوضو خدا کا ذکر کرتا ہوا سوئے اور پھر رات کو بیدار ہو اور خدا سے بھلائی کی دعا مانگے۔ مگر یہ کہ اللہ اسکو دین و دنیا کی بھلائی عطا فرماتا ہے۔

خطبہ یوم الجمعہ ۲۱ ذی الحجہ سنہ ۱۳۷۹ھ مطابق ۱۷ر جون سنہ ۱۹۶۰ عیسوی

از جناب شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب دروازہ شیرانوالہ لاہور

حضرت اقدس نے مندرجہ ذیل تقریر انجمن حمایت اسلام کے جلسہ یوم القرآن منعقدہ ۹ر جون ۱۹۶۰ء میں بیان فرمائی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی ۔ اَمَّا بَعۡدُ

میرے مضمون کا عنوان حضرات منتظمین جلسہ نے

ضرورۃ القرآن اور قرآن فہمی کا صحیح معیار تجویز فرمایا ہے

حضرات حاضرین۔ میں آپ کی خدمت میں پہلے ضرورت القرآن عرض کروں گا۔ اور اس کے بعد نمبر دوم قرآن فہمی کا صحیح معیار کون ہوسکتا ہے۔ پیش کروں گا۔

ضرورۃ القرآن

برادران اسلام اللہ تعالیٰ کی مخلوقات کی بیشمار قسمیں ہیں اور اس مخلوقات میں سے انسان بعض خصوصیات میں مختص ہے۔ مثلاً کُتے اور گدھے بھیڑ اور بکری۔ گائے اور بھینس گھوڑے اور اونٹ کو اللہ تعالےٰ نے کھال ایسی پہنائی ہے۔ جس پر بال ہوتے ہیں جو ان حیوانات کو گرمی اور سردی سے بچاتے ہیں اور انسان کو کھال ایسی پہنائی ہے جو بالوں سے خالی ہے۔ اس لئے انسان کو سردی اور گرمی سے بچنے کے لئے کپڑے پہننے پڑتے ہیں۔

انسان کو جوتے کی ضرورت

اللہ تعالےٰ نے بھیڑ اور بکری گائے اور بھینس۔ گھوڑے اور اونٹ کے پاؤں کی ساخت ہی ایسی بنائی ہے کہ انہیں کانٹے چبھتے ہی نہیں اور انسان کے پاؤں کے تلوے ایسے نرم بنائے ہیں کہ ان میں کانٹے چبھ جاتے ہیں۔ اس لئے انسان کے پاؤں کو جوتا پہننے کی ضرورت ہے۔

قصاب کی ضرورت

پھر جوتے کے لئے قصاب کی ضرورت پڑے گی۔ تاکہ وہ جانور کو ذبح کرکے چمڑہ اُتار دے۔ تاکہ اس سے جوتا بنے

چمرنگ کی ضرورت

جانور کو ذبح کرکے قصائی نے چمڑا تو دے دیا۔ اب چمرنگ کی ضرورت پیش آئے گی۔ تاکہ جانور سے چمڑا اُترنے کے بعد وہ رنگ دے۔ تاکہ جوتا تیار ہو سکے۔ کیونکہ کچے چمڑے سے جوتا نہیں بن سکتا۔

پھر موچی کی ضرورت

پھر انسان کو موچی کی ضرورت پیش آئے گی۔ تاکہ اس رنگے ہوئے چمڑے سے ہمیں جوتا سی دے۔

پھر موچی کیلئے لوہے کے اوزار کی ضرورت

کیونکہ لوہے کے اوزار جو تیز ہونگے ان سے تو چمڑا کٹ سکتا ہے۔ لکڑی سے چمڑا کٹ نہیں سکتا۔

پھر کان کن کی ضرورت

کیونکہ اللہ تعالےٰ نے کانوں میں لوہا ودیعت رکھا ہوُا ہے۔

پھر لوہار کی ضرورت

کان کن کان سے تو لوہا نکال دیگا مگر اوزار تو لوہار ہی بنائے گا۔ اور لوہار آر۔ ربنی وغیرہ۔ اوزار بنا دے گا۔ جس سے موچی جوتا سیئے گا۔

پھر تاگے کی ضرورت

موچی جوتا تو سی دے گا۔ مگر تاگے کے سوا کیسے سی سکتا ہے۔ پھر تاگہ حاصل کرنے کیلئے کپاس کی ضرورت پیش آئیگی۔

پھر کاشتکار کی ضرورت

تاکہ وہ کپاس بوئے اور اس کے بعد ہمیں روئی میسر آئے اور تاگہ بنے

سات کسبوں کی ضرورت

انسان کی ایک جوتے کی ضرورت پوری کرنے کی غرض سے سات قسم کے کسب پیدا ہوگئے اور تمام مذکورہ کسب ایک آدمی تو پورے کر ہی نہیں سکتا۔ اس لئے انسان کی ایک ضرورت پورا کرنے کے لئے سات قسم کے کسبی جمع ہو کر رہیں گے۔ اسی لئے انسان کو

متمدن بالطبع

کہا جا سکتا ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر رہنے کے سوا اسے چارہ نہیں۔ دُوسرے حیوانات متمدن بالطبع نہیں ہیں۔ وہ زیادہ سے زیادہ نر اور مادہ مل کر رہ سکتے ہیں۔ چنانچہ آپ اس قسم کے جانور جنگلوں میں پائیں گے۔ جن کا فقط ایک جوڑہ ہی ایک گھونسلے میں رہتا ہے اور پھر مذکورہ سابقہ پیشہ وروں میں لین دین کا کوئی قانون وضع کرنا پڑے گا۔ جسے قانون معاملات کہا جاتا ہے پھر فطری طور پر اس آبادی کو اپنی حفاظت کے لئے پولیس رکھنی پڑے گی۔ کیونکہ انسانوں میں بعض شریف الطبع مرنجاں مرنج ہونگے۔ اور بعض کمینہ طبیعت کے شریر انسان ہونگے۔ جو لوگوں کو خواہ مخواہ ستائینگے اور ہر شخص ان شریر الطبع انسانوں کی شرارت سے بچنے کے لئے محافظ نہیں رکھ سکتا۔ پھر فطری طور پر آپس میں مل کر یہ فیصلہ کرینگے کہ چند آدمیوں کو اپنے گھروں اور مالوں کی حفاظت کے لئے رکھیں گے۔ تاکہ کسی کو بھی وہ شریر الطبع ستائیں تو یہ تجویز شدہ نمائندے اس ستانے والے کو اپنی شرارت کی سزا دیں اور سب کے مشترک محافظ ہوں گے۔ اسی کو پولیس کی چوکی کہا جائے گا۔ پھر لوگ کسب معاش کے لئے دور یا قریب اپنے بال بچوں سے بیفکر ہو کر کسب معاش کیلئے جائیں گے

اندرون ملک

کی حفاظت کے لئے تو پولیس کافی ہو گی۔ البتہ سرحدات ملک کی حفاظت کے لئے

فوج رکھنی پڑیگی

جو سرحدات ملکی کی حفاظت کرے گی

تاکہ کسی دوسرے ملک کے باشندے ان کی امن پسند آبادی پر چڑھائی کرکے ان کے امن میں خلل نہ ڈالدیں۔

پھر خلیفہ کی ضرورت

جب مختلف آبادیاں مختلف قسم کی اپنی ضروریات کے مطابق پولیس اور فوج مقرر کرلینگی۔ پھر بھی یہ خطرہ باقی رہیگا کہ بعض شریر الطبع قوموں کے بادشاہ دوسری کمزور حکومت کو اپنی مملکت میں داخل کرنے کے ارادے سے اس پر حملہ کردیں۔ اس کے لئے پھر ایک خلیفۃ المسلمین کی ضرورت ہوگی۔ بہرحال مذکورہ بالا بیان سے یہ چیز واضح ہوچکی ہے کہ انسان ایک

متمدّن بالطبع

مخلوق ہے۔ جس کا آبادیاں بنا کر رہنے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ اور آپس میں مل کر رہنے سے کوئی قانون انصاف بھی ان میں ضرور رائج ہونا چاہیئے تاکہ مل کر رہتے ہوئے خوشگوار زندگی بسر کرسکیں۔ اور اگر کوئی ضابطہ اور قانون نہیں ہوگا تو بعض شریر الطبع انسان دوسروں کو طرح طرح کے دُکھ پہنچائیں گے اور امن پسند انسانوں کو چین نصیب نہیں ہوسکے گا اور جب کبھی کوئی ضابطہ حیات انسانی بنے گا تو بعض افراد انسانی اپنے غرور اور تکبر کے باعث اس قانون کو تسلیم نہیں کریں گے۔ لہٰذا تمدن و بود و باش کے قوانین کسی ایسی ذات کی طرف سے بننے چاہئیں جسکے آگے تمام بنی نوع انسان سر جھکا لیں اور ایسے قوانین کا مجموعہ فقط وہی ہو سکتا ہے جو

خالق الخلق مالک الملک خدائے قدوس

کی طرف سے آیا ہوا ہو تاکہ کسی بھی انسان کو اس کے ماننے کے سوا چارۂ کار نہ ہو۔ اور اس خدا تعالیٰ کی طرف سے پہلے بھی قوانین مرتب ہو کر آتے رہے ان کے ناموں میں سے ہم نے چار قوانین الٰہیہ کے مجموعوں سے اطلاع پائی ہے اور ان مجموعہ ہائے قوانین الٰہیہ کے مجموعوں کے اسمائے گرامی صحف ابراہیم۔ زبور۔ توراۃ انجیل سے ہم آگاہ ہیں

اور یہ صحائف

ہر ایک مخاطب قوم کے مناسب حال اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائے۔ گویا یہ احکام خداوندی کے آسمانی مجموعے ان قوموں کے حالات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائے ہیں اور وہ دراصل انہیں قوموں کے لئے مخصوص احکام تھے بخلاف قرآن حکیم کے یہ صحیفہ آسمانی تمام اقوام عالم کے لئے ہے۔ اسی لئے اس میں اعلان کیا گیا ہے۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۝ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (سورۃ السبا ع ۳ - پ ۲۲) ترجمہ۔ اور ہم نے آپ کو جو بھیجا ہے تو صرف سب لوگوں کو خوشی اور ڈر سنانے کے لئے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے

حاصل

اس مذکورۃ الصدر والی آیت سے برآمد ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تمام اقوام عالم کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس اعلان کی بنا پر بفضلہ تعالیٰ میں شرح صدر سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ قرآن مجید میں تمام اقوام عالم کی اصلاح کا قانون موجود ہے۔ اسکی پہلی سورہ بقرہ ہے۔ اس میں یہود کے خیالات پیش نظر ہیں۔ اور اٹھارہ رکوع تک یہی مضمون جاتا ہے پھر مسلمانوں کی ضروریات کی رہنمائی ہے۔ سورۃ آل عمران میں نصاریٰ کے خیالات کی اصلاح ہے۔ سورہ نساء اور سورۃ مائدہ میں اصلاح عرب ہے سورۃ انعام میں اصلاح قوم مجوس ہے اور سورۃ اعراف میں اصلاح بقیہ اقوام عالم ہے۔ گویا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے علماء کرام تمام اقوام عالم کو اپنے اپنے دور میں تبلیغ حق کرتے آئے ہیں۔ جب ہم تمام اقوام عالم کو اپنی طرف بلائیں گے اور اپنے ساتھ شامل کرنا چاہیں گے تو کوئی بعید نہیں کہ اشتعال میں آکر ہم سے لڑنا چاہیں تو اس صورت میں مسلمان میدان تبلیغ سے بھاگ کر نہیں آئیں گے بلکہ اس قوم پر اپنے اسلام کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے میدان میں آئینگے کیونکہ باطل مذہب والے جب باطل کی حمایت کرنے کیلئے میدان جنگ میں اُتر آئیں گے تو مسلمان بطریق اولیٰ اپنے سچے مذہب اسلام کی حمایت میں جان دینے کے لئے میدان جنگ میں شجاعانہ طرز و ناز سے اُتر آئیں گے اور اپنے حق مذہب کی حمایت میں داد شجاعت دیں گے۔ اس لئے سورہ اعراف جس میں بقیہ اقوام عالم کو دعوت اسلام دیں گے۔ اس کے بعد اگر کوئی لڑنا چاہے تو مسلمان اپنے حق کی خاطر میدان جنگ میں اُتر کر آئے گا۔ پھر مسلمان اپنے اللہ تعالیٰ سے میدان جنگ کے لئے قانون جنگ کا مطالبہ کرے گا۔ اس لئے سورہ اعراف کے بعد سورہ انفال ہے۔ جس میں تیرہ قوانین جنگ بتلائے گئے ہیں اور سورۃ توبہ میں اعلان جنگ ہے۔ تو حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن مجید میں صلح اور جنگ کے تمام احکام عطا فرما دیئے ہیں۔

بالکہ

چونکہ ہر ایک مرد و زن مسلمان ... اللہ تعالیٰ سے چوبیس گھنٹے کا عہد عبدیت تسلیم کر چکا ہے۔ اس لئے چوبیس گھنٹے ہی اپنے خدا کے احکام کی تعمیل کرنے کے لئے تیار رہنا اور جو حکم ملے اسکی تعمیل کرنا اس کی شانِ عبودیت کا خاصہ لازمہ ہے۔ مثلاً جو شخص چوبیس گھنٹے کا آقا کا ملازم ہو۔ اسے چوبیس گھنٹے ہی آقا کے ہر حکم کی تعمیل کے لئے تیار رہنا پڑے گا۔ اسی پر قیاس کر لیجئے مسلمان کی شان عبدیت کو۔ گویا اس کا فرض منصبی ہے کہ دن اور رات کے چوبیس گھنٹے ہی اپنے حقیقی آقا کے احکام کی تعمیل کرنے کیلئے تیار رہے۔ اس لئے ہر مسلمان کو خواہ مرد ہو یا عورت اپنے اپنے متعلقہ احکام کی اطلاع پانے کا ذریعہ فقط قرآن مجید ہے۔ یعنی ہر دقیقہ ہر منٹ ہر سیکنڈ قرآن مجید کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ تاکہ کسی وقت بھی دائرۂ عبدیت سے نکلنے نہ پائے اور میرا مضمون بھی یہی تھا کہ ہر مرد و زن مسلمان کی خدمت میں یہ امر واضح کر دیا جائے کہ انہیں ہر وقت قرآن مجید کے پیش نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ وما علینا الا البلاغ واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم

بالکہ

جو شخص (خواہ مرد یا عورت) مسلمان کہلائے اور ارکان اسلام کی پابندی نہ کرے۔ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اصطلاح میں مسلمان نہیں کہا جاسکتا

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے انسانی شکل میں حاضر ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان اور اسلام کی معنی دریافت فرمائی ہے۔ اسلام کے معنی آپ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ تو اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ کی شہادت دے اور نماز پڑھے اور زکوٰۃ دے اور رمضان کے روزے رکھے اور توجہ کرے بشرطیکہ تمہیں حج کرنے کی توفیق ہو۔

اسی لئے

جو شخص یہ کام نہ کرے۔ وہ رسول اللہ کی اصطلاح میں مسلمان نہیں ہے۔ ہاں پنجابیوں کی اصطلاح میں مسلمان کہلاتا ہے۔ ان اعمال مذکورۃ الصدر کو بجا نہ لانے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اصطلاح میں فاسق یعنی بدمعاش ہے

میری اس عرضداشت

سے یہ ثابت ہوا کہ قرآن مجید کے احکام کو عملی جامہ پہنانے والا مسلمان ہے۔ ورنہ وہ مسلمان نہیں بلکہ فاسق ہے وما علینا الا البلاغ واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم

کیونکہ

جو شخص نماز نہیں پڑھتا وہ قرآن مجید کا حکم اقیموا الصلوٰۃ ادا نہیں کرتا۔ اور جو شخص زکوٰۃ فرض ہونے کے باوجود نہیں دیتا وہ اتوا الزکوٰۃ پر عمل نہیں کرتا اور جو مسافر یا مریض نہ ہونے کے باوجود رمضان شریف میں روزہ نہیں رکھتا وہ "فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ کے خلاف ہے اور جو شخص باوجود مکہ معظمہ جانے اور آنے کے اسباب رکھتا ہو اور پھر حج نہ کرے وہ وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا کہ پر کیسے عامل کہلا سکتا ہے

ایسے شخصوں کو

جو مسلمان کہلائیں اور نماز نہ پڑھیں روزہ نہ رکھیں۔ زکوٰۃ نہ دیں اور حج ادا نہ کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اصطلاح میں وہ مسلمان نہیں بلکہ فاسق ہیں۔ یعنی اسلام کے نام لینے والے بدعمل لوگ ہیں۔

دعا

ایسے فاسق مسلمان کہلانے والے بے دینوں کے حق میں دعا کرتا ہوں کہ انہیں صحیح معنوں میں مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے اور جو ان اعمال صالحہ کے عامل ہیں انہیں استقامت عطا فرمائے آمین یا الٰہ العالمین

میرے مضمون کا دوسرا حصہ

قرآن فہمی کا صحیح معیار یہ ہے

اب اسکے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں اللہ تعالےٰ نے خود قرآن مجید میں اس کا فیصلہ فرمایا ہوا ہے اور وہ یہ فرمان الٰہی ہے۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ۵۔ (سورۃ الاحزاب ع ۳ پ ۲۱) ترجمہ۔ البتہ تمہارے لئے رسول اللہ میں اچھا نمونہ ہے۔ جو اللہ اور قیامت کی امید رکھتا ہے اور اللہ کو بہت یاد کرتا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کی ضرورت

اس لئے ہے۔ جس طرح موجودہ زمانہ کی اصطلاح میں قانون جو حکومت کی طرف سے وضع ہو کر آتا ہے۔ اس طرح اس قانون کے بائی لاز بھی حکومت کے ذمہ دار افراد ہی کی طرف سے متعین ہو کر آتے ہیں۔ یعنی بائی لاز اس قانون کی در اصل شرح ہوتے ہیں۔ مثلاً اگر ایک قانون کی کئی تشریحیں ہو سکتی ہیں تو جو تشریحات حکومت کی طرف سے متعین ہو کر آئیں گی قانون سے وہی مراد ہو گی۔

اسی طرح

قرآن مجید میں جو احکام الٰہی مذکور ہیں ان سے اللہ تعالےٰ کی مراد وہی ہو گی۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعین فرمائی ہے اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کوئی شخص بیان کرے۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کی مراد نہیں ہو گی۔ اگرچہ وہ معنی الفاظ کا محتمل ہو

اسلام نہیں ہو گا

اور اگر کوئی شخص قرآن شریف کے الفاظ سے ایک محتمل معنی لے کر اس پر عمل کرے تو ہم اس کو مسلمان نہیں کہیں گے

مثلاً

ایک شخص کہتا ہے کہ نماز کی معنی لغت میں دعا کی ہے۔ میں اوقات نماز میں بیٹھ کر دعا کر لیا کرتا ہوں اور یہی قرآنی نماز ہے۔ ہم اسے مسلمان نہیں کہیں گے۔ بلکہ وہ شخص خارج از اسلام ہو گا۔ وما علینا الا البلاغ

ڈیرہ اسمٰعیلخاں کے پندرہ عربی اداروں کی جانب سے جوابنامہ نظام العلماء کی حمایت

۹/۱۰ جون کی درمیانی رات مدرسہ نعمانیہ ڈیرہ اسمٰعیلخاں میں نظام العلماء کی زیر سرپرستی ایک اجتماع میں شرکت کرتے ہوئے عوام اور عربی مدارس کے مہتممین یا نائب مہتممین نے جوابنامہ نظام العلماء کی تائید کی اور اکابرین نظام العلماء کی بروقت راہنمائی پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ اور مندرجہ ذیل تجاویز پاس کیں

(۱) نظام العلماء کا یہ نمائندہ اجتماع ضروری سمجھتا ہے کہ حکومت کے منشاء کے عین مطابق عامۃ المسلمین کو آئین کمیشن کے سوالنامہ سے آگاہ کرتے ہوئے مشورہ دیا کہ قرآن و سنت کے مطابق غور و خوض سے ہر سوال کا جواب لکھ کر صدر آئین کمیشن کی خدمت میں بھیج دیا

(۲) دوسری تجویز میں مرکزی نظام العلماء لاہور کے جوابات کی مکمل تائید کی گئی۔

(۳) تیسری قرارداد میں انجام۔ شہباز پشاور جنگ کراچی خدام الدین ترجمان اسلام اور پیام اسلام لاہور کا شکریہ ادا کیا گیا کہ انہوں نے جوابات کو بالتفصیل شائع کر کے ادائیگی فریضہ کے ساتھ ملک پر احسان کیا ہے۔

(۴) عوام کی سہولت کے لئے فیصلہ ہوا کہ پانچہزار فارم جاری کرکے مرکزی جمعیت العلماء کی طباعت کا انتظام کرے جسکے اخراجات کی ذمہ داری محترم حاجی گلداد خاں صاحب نے لی۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

(۵) ۱۵ پندرہ جون تا تیئیس جون یہ فارم عوام میں تقسیم کرکے انکو دستخطوں کی طرف متوجہ کیا جائے۔

(۶) امیر ضلع مولانا عبد الحق صاحب کو ایک سب کمیٹی قائم کرنیکا اختیار دیا گیا ہے تاکہ وہ ایک وفد تشکیل کرے جو اراکین آئین کمیشن سے ملاقات کر کے ضلع کی ترجمانی کے فرائض انجام دے۔

(۷) آئین کمیشن کے معزز اراکین سے درخواست کی گئی کہ مغربی پاکستان کا دورہ کرتے وقت یہاں کی نمایاں دینی شخصیتوں علی الخصوص شیخ الاسلام حضرت مولانا احمد علی صاحب۔ علامہ شمس الحق افغانی مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کراچی اور علامہ محمد یوسف بنوری غیر ہم سے ضرور نیک مشورے حاصل کرے

(۸) ایک وفد ڈی سی صاحب بہادر اور کمشنر صاحب سے مل کر انہیں توجہ دلائے کہ جس طرح یونین پنچایتوں میں علماء کرام کو نامزد فرمایا گیا ہے اسی طرح ضلعی کونسل اور ڈویژن کونسلوں میں بھی انہیں نامزد فرمایا جائے۔

سلیم صاحبزادہ امان اللہ ممبر بنیادی جمہوریت پنیالہ۔ کلاچی

مجلس ذکر منعقدہ ۲۰ر ذی الحجہ سنہ ۱۳۷۹ھ مطابق ۱۶ر جون سنہ ۱۹۶۰ عیسوی

آج ذکر کے بعد مخدومنا و مرشدنا حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی

نجات کیلئے حقوق اللہ اور حقوق العباد کا نبھانا ضروری ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد

عرض یہ ہے۔ آج بھی اسی موضوع پر بولنا چاہتا ہوں جو گزشتہ چار ہفتوں سے ہو رہا ہے۔ اس مضمون کا ماحصل یہ ہے کہ اپنا دامن پاک کیجئے۔ تمام ذوی الحقوق کے حقوق ادا کیجئے۔ مرنے کے بعد یہ چیزیں میسر نہ ہونگی۔ اگر کمزوروں کے حقوق ادا نہ کئے تو اللہ تعالےٰ اُنکی حمایت کریں گے اور دوزخ میں ڈال دینگے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت و دوزخ کی سیر کرائی گئی۔ دوزخ دوزخیوں کیلئے عذاب کا گھر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دوزخ نہیں ہے۔ جیسے جیلخانہ قیدیوں کیلئے قیدخانہ ہے افسران جیل کیلئے تو بہشت ہے۔ جس شان سے جیل کا افسر آتا ہے شاید بادشاہ بھی ایسی شان سے نہیں آتا۔ قسم قسم کی رنگ برنگ وردیاں پہنے آگے پیچھے خدام ہوتے ہیں۔ سایہ کیلئے بہت بڑا چھتر ہوتا ہے۔ ملتان جیل میں مجھے ایک دفعہ ایسی جگہ ٹھہرایا گیا۔ جہاں قریب ہی کھانا پکتا تھا۔ ساری رات دیگ کھڑکتی رہتی اور صبح کو جب کھانا آتا تو شلغم آدھے کچے اور آدھے پکے۔ معلوم ہوا کہ لکڑیاں تو متعلقہ افسروں کے گھروں میں چلی جاتی ہیں۔ گھوٹ گھوٹ کر شلغم پکائے جاتے ہیں۔ گویا جیل کا اندھا کھاتہ ہے کوئی ہزار قیدی ہونگے اور کئی بیمار بھی ہونگے ان کیلئے منظور شدہ دودھ گھی اور مکھن بھی اکثر افسران جیل کے گھروں میں پہنچ جاتا ہے۔ یہ سارا ماجرا انگریز کے زمانہ کا ہے۔

خیر دوزخ دوزخیوں کیلئے ہے۔ حضورؐ کیلئے نہیں ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو اس جرم کی پاداش میں دوزخ میں پایا جس نے بلی کو باندھ رکھا تھا۔ نہ اس کو خود کھانا پانی دیا اور نہ اُسے چھوڑا کہ وہ آپ کھانا پانی تلاش کر سکے اور اس حال میں بھوکی پیاسی تڑپ تڑپ کر مر گئی اسی طرح ایک عورت کو بہشت میں دیکھا۔ کہ ایک پیاسے کتے کو اپنے دوپٹہ سے کنوئیں سے پانی نکال کر پلانے کے باعث اسکی بخشش ہو گئی تھی غرض انسان تو بجائے خود رہے۔ حیوانات پر بھی اگر ظلم کرو گے تو دوزخ میں جاؤ گے۔ بلی کو بھوکا مارا۔ ظلم کیا اور دوزخ میں گئی اور کتے کو پانی پلانے کی وجہ سے نجات ہو گئی۔ لہٰذا اپنا دامن پاک کیجئے۔ جس کسی کا حق آپ کے ذمہ ہے۔ ادا کر دیجئے۔

مجھے آپ کی بود و باش کا علم ہے۔ کوئی ماں سے روٹھا ہوا ہے۔ کوئی باپ سے۔ کوئی بچوں کی تربیت نہیں کرتا۔ کوئی ساس سے نہیں بولتا۔ کسی کی سسر سے ناراضگی ہے۔ ان کا احسان بھول گئے کہ اپنی لڑکی پال پوس کر تمہارے حوالہ کر دی۔ ناراضگی بیوی سے ہے اور اسکی وجہ سے ساس اور سسر سے نہیں بولتے

میں کہتا ہوں کہ خدا کی سزا سے بچنا ہے تو ہر چھوٹے بڑے کمزور طاقتور سب سے نیک سلوک کرو۔ صرف انسان ہی نہیں حیوانات کے بھی حقوق ہیں۔ گدھے پر دن بھر بورے ڈھوتے ہیں اور رات کو باندھ دیتے ہیں۔ نہ پانی نہ گھاس۔ کوئی لین دین میں کھوٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ ۝ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ یُخْسِرُوْنَ (سورۃ المطففین پ ۳۰ آیت ۱۔۳) ترجمہ۔ کم تولنے والوں کیلئے تباہی ہے وہ لوگ کہ جب لوگوں سے ماپ کر لیں تو پورا تول لیں اور جب ماپ یا تول کر دیں تو گھٹا کر دیں تو کیا یہ جرم مسلمانوں میں نہیں ہے؟

مجھے اعتماد نہیں ہے کہ یہ سبق آپ کو پکا ہو گیا ہے اگر ایک شخص کی حق تلفی کرینگے تو سارا جسم جہنم میں جائے گا۔ محض زبان یا جسم کا کوئی عضو کاٹ کر جہنم میں نہ ڈالا جائیگا۔ میری خواہش ہے کہ آپ میں سے کوئی بھی جہنم میں نہ جائے۔ یہ مجلس اصلاح حال کے لئے ہے۔ مگر شیطان بچنے نہیں دیتا۔ وہ یہی چاہتا ہے کہ میرے ساتھ سب جہنم میں جائیں جب تک خود نہ جھکو گے بچ نہ سکو گے۔ میں پنجابیوں کی رگیں خوب جانتا ہوں۔ شیطان ایسا لعین ہے کہ انانیت پیدا کرتا ہے۔ خدا سے ڈر کر سب سے معاملہ درست رکھیں پانچ منٹ دن یا رات کو نکال کر سوچا کیجئے کہ مجھ پہ کس کس کے حقوق ہیں۔ بیوی اولاد قیامت کے دن جب جہنم میں جانے لگیں گی تو شکایت کریں گی۔ وَقَالُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّاۤ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا ۝ رَبَّنَاۤ اٰتِهِمْ ضِعْفَیْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِیْرًا ۝ اور کہینگے اے ہمارے رب ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کا کہا مانا۔ سو انہوں نے ہمیں گمراہ کیا۔ اے ہمارے رب انہیں دگنا عذاب دے اور ان پر بڑی لعنت کر۔

پانچ منٹ بیٹھ کر سوچا کیجئے کہ مجھ پر کس کس کے حقوق ہیں۔ اگر حیوانات کی بھی حق تلفی کرو گے تو اللہ تعالےٰ سزا دے گا۔

ماں باپ اگر جوتے بھی ماریں تو ان کو حق ہے۔ ماں کے سامنے تمہاری کیا ہستی ہے۔ باپ کے سامنے تمہاری کیا ہستی ہے۔ اگر بڑے بن گئے ہو تو دوسروں کے لئے آدمی بڑا بنتا ہے اپنے سے چھوٹوں پر تو ماں باپ کے آگے تو بڑا نہیں ہے۔

کسی اللہ والے نے خوب کہا ہے

گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی

ذکر الٰہی کی برکت سے ساری برائیاں نکل جاتی ہیں۔ بکثرت ذکر الٰہی کرنے والا کیسے ظلم کر سکتا ہے۔ ذکر بھی بکثرت کرے اور ماں کو بھی ناراض کرے۔ ذاکر اور گالیاں دے ذاکر اور جھوٹ بولے۔ خدا کو پاس بٹھا کر زنا کرے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ آپ کو تمام تعلقات نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مراقبہ میں سوچا کیجئے

نمبر اول حقوق اللہ تعالےٰ کے ہیں بندوں پر اسکے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونیکی وجہ سے حقوق ہیں۔ تیسرا نمبر ماں باپ کے حقوق۔ پھر بیوی اور اولاد کے حقوق سوچا کیجئے کہ پرائی لڑکی بیاہ کر لایا ہوں وہ راضی ہے یا نہیں۔ اس کے بھائی بہن راضی ہیں یا نہیں بیوی کو غیر آباد رکھنے والوں پر ایک ایک منٹ میں سب کی طرف سے لعنت پڑتی ہے۔ بیوی کی ماں کی طرف سے لعنت پڑتی ہے کہ اسکی بیٹی غیر آباد ہے اس کے باپ بھائی بہن۔ نانا۔ نانی۔ ماموں ماسی اور چچا۔ غرض سب کے دل ناراض ہیں اور لعنت کے معنی رحمت سے دوری ہیں۔ اس سے تو بہتر ہے کہ طلاق دیدو چھوڑ دو لڑکی کو طلاق اس لئے نہیں دیتے کہ حق مہر دینا پڑتا ہے۔ حق مہر اگر دینا نہیں تھا تو لکھوایا کیوں تھا۔ ایک لڑکی کو غیر آباد کرنیکی وجہ سے سارے کنبے کی لعنتیں پڑ رہی ہیں۔ یہ کوئی معمولی جرم ہے خدا تعالیٰ کا غضب آنیکے اسباب پیدا کئے ہوئے ہیں۔ اللہ سے ڈرو اور معاملات سب سے درست رکھو

از مکافات عمل غافل مشو گندم از گندم بروید جو ز جو

خدا نہ یاد کرنیوالے انسان گدھے سے بدتر ہیں۔ اگر کسی اللہ والے کے پاس بیٹھ کر اللہ اللہ کرنا سیکھو اور تمہاری باطن کی آنکھیں کھل جائیں تو تمہیں پتہ چلے کہ گدھا ذکر کرتا جا رہا ہے مالک مجازی کے مٹی کے بورے اٹھائے جا رہا ہے۔ تمہیں سینما اور کنجریوں سے ہی فرصت نہیں۔ دن کو کمانا اور رات کو سینما اور شراب۔ اب تو ہندو اور سکھ چلے گئے ہیں پہلے تو یہ شبہ ہو سکتا تھا کہ شاید سینما دیکھنے ہندو اور سکھ جاتے ہیں۔ سخت الفاظ کو استعمال کرتا ہوں تاکہ تمہیں ہوش آئے۔ خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ آپ کو اصلاح کرنیکی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا الٰہ العالمین

جناب محمد شفیع عبدالرب صاحب (لاہور)



ندامت

اللہ تعالےٰ نے ہمیں پیدا کیا۔ ہمیں پاکیزہ چیزیں کھانے کو عطا فرمائیں۔ ہماری اچھی صورتیں بنائیں۔ ہمارے لئے زمین کو آرامگاہ بنایا۔ ہمارے ہی لئے آسمان کو چھت بنایا۔

اور ہماری ہدایت کے لئے اپنا آخری پیغام قرآن کریم، اپنے آخری پیغمبر حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا۔

اب جو بدنصیب اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی خلاف ورزی کرے گا وہ ذلیل و رسوا ہوگا۔ اور ذلت کے عذاب میں گرفتار ہوگا۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ کُبِتُوْا کَمَا کُبِتَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰیٰتٍ بَیِّنٰتٍ ؕ وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ ۝ (المجادلۃ آیت ۵)۔

ترجمہ۔ بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔ وہ ذلیل کئے جائیں گے۔ جس طرح ذلیل کئے گئے وہ لوگ جو ان سے پہلے تھے اور ہم نے تو صاف صاف آیتیں نازل کر دی ہیں اور منکروں کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔

(۱) قیامت کے دن ندامت

وَلَوْ اَنَّ لِکُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِی الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِہٖ ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَۃَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَقُضِیَ بَیْنَھُمْ بِالْقِسْطِ وَھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۝

(یونس آیت ۵۴) ترجمہ۔ اور اگر ہر ایک نافرمان کے پاس روئے زمین کی تمام چیزیں ہوں۔ البتہ اپنے بدلہ میں دے ڈالے اور جب وہ عذاب دیکھیں گے تو دل میں نادم ہونگے اور ان کے درمیان انصاف ہوگا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

حاشیہ حضرت شیخ الاسلام عثمانیؒ

یعنی اگر روئے زمین کے خزانے فرض کرو اس کے قبضہ میں ہوں تو کوشش کرے کہ سب دے کر خدا کے عذاب سے اپنے کو بچالے۔ دل میں اپنی حرکتوں پر پشیمان ہونگے چاہیں گے کہ لوگوں پر پشیمانی کا اظہار نہ ہو۔ مگر تابکے۔ کچھ دیر آثار ندامت ظاہر نہ ہونے دیں گے۔ آخر بے اختیار ہوکر ظاہر کریں گے۔ اس وقت کہیں گے۔

یٰحَسْرَتٰی عَلٰی مَا فَرَّطْتُّ فِیْ جَنْۢبِ اللّٰہِ (الزمر آیت ۵۶) ترجمہ۔ ہائے افسوس اس پر جو میں نے اللہ کے حق میں کوتاہی کی

اور

یٰوَیْلَنَا قَدْ کُنَّا فِیْ غَفْلَۃٍ مِّنْ ھٰذَا (الانبیا آیت ۹۷) ترجمہ ہائے کم بختی ہماری۔ بے شک ہم تو اس سے غفلت میں پڑے ہوئے تھے۔)

(۲) قوم ہود علیہ السلام کی ندامت

حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو۔ ایک اللہ کی عبادت اور تقوےٰ اختیار کرنے کی ہدایت فرمائی۔ قوم کے سردار کفر پر اڑے رہے۔ انکی نظر صرف دنیاوی زندگی تک محدود رہی۔ آپ کو جھٹلایا۔ حضرت ہود علیہ السلام کو جب انکی طرف سے مایوسی ہوگئی۔ تو اللہ تعالےٰ سے التجا کی۔

رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا کَذَّبُوْنِ ۝

ترجمہ۔ اے میرے رب! میری مدد کر انہوں مجھے جھٹلایا ہے (المومنون آیت ۳۹)

جواب ملا

قَالَ عَمَّا قَلِیْلٍ لَّیُصْبِحُنَّ نٰدِمِیْنَ ۚ

(المومنون آیت ۴۰) فرمایا تھوڑی دیر کے بعد یہ خود نادم ہونگے۔

ان کی تباہی

فَاَخَذَتْھُمُ الصَّیْحَۃُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰھُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝

(المومنون آیت ۴۱) ترجمہ۔ پھر انہیں ایک سخت آواز نے سچے وعدہ کے موافق آ پکڑا۔ پھر ہم نے انہیں خس و خاشاک کر دیا۔ پھر ظالموں پر اللہ کی پھٹکار ہے

(۳) قوم صالح علیہ السلام کی ندامت

آپ نے قوم کو سمجھایا کہ اللہ سے ڈرو اور میری تابعداری کرو۔ ان مفسدوں کا کہا مت مانو جو ملک میں فساد کرتے ہیں۔ یہ اونٹنی نشانی ہے۔ اسے برائی سے ہاتھ نہ لگانا۔ ورنہ تم پر عذاب نازل ہوگا۔

قوم کی حرکت

فَعَقَرُوْھَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِیْنَ ۝ فَاَخَذَھُمُ الْعَذَابُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً ؕ وَمَا کَانَ اَکْثَرُھُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝

(الشعراء آیت ۱۵۷-۱۵۸) ترجمہ۔ سو انہوں نے اس (اونٹنی) کے پاؤں کاٹ ڈالے۔ پھر پشیمان ہوئے۔ پھر انہیں عذاب نے آ پکڑا۔ البتہ اس میں بڑی نشانی ہے اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں

سابقہ اقوام کی تباہی اور بربادی کے واقعات ہمارے لئے سامان عبرت رکھتے ہیں۔ کوئی ہے جو عبرت پکڑ کر سنبھل جائے

فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ (القمر آیت ۱۷)

ترجمہ۔ پھر کوئی ہے کہ سمجھے۔

(۴) قاتل کی ندامت

حضرت آدم علیہ السلام کے دو صاحبزادوں قابیل و ہابیل کے حال پر غور کرو۔ ہابیل نیک پرہیزگار اور فرمانبردار تھا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے اس کی قربانی قبول فرمالی۔ قابیل ان اوصاف سے عاری تھا۔ اس لئے اس کی قربانی نے قبولیت کا درجہ حاصل نہ کیا۔ قابیل بجائے پرہیزگاری اختیار کرنے کے حسد کی آگ میں جل گیا۔ اپنے پارسا بھائی کے قتل سے اپنے ہاتھ رنگ لئے۔ انسان کے اس دنیا میں بسنے کے بعد یہ پہلا قتل تھا اور یہ پہلی موت تھی۔ اس لئے قابیل کو کچھ سمجھ میں نہ آیا کہ اب بھائی کی لاش کو کس طرح چھپائے کیونکہ دفن کرنے کا طریقہ اسے معلوم نہ تھا اللہ تعالےٰ نے اسے دکھا دیا کہ کس طرح ایک کوّا دوسرے مردہ کو زمین کرید کر دفن کرتا ہے۔ یہ منظر دیکھ کر قابیل پچھتایا۔

قَالَ یٰوَیْلَتٰٓی اَعَجَزْتُ اَنْ اَکُوْنَ مِثْلَ ھٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِیَ سَوْءَۃَ اَخِیْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِیْنَ (المائدہ آیت ۳۱)

ترجمہ۔ اس نے کہا افسوس مجھ پر میں اس کوّے جیسا بھی نہ ہوسکا۔ کہ اپنے بھائی کی لاش چھپانے کی تدبیر کرتا۔ پھر پچھتانے لگا۔

روئے زمین پر جو بھی ناحق قتل ہوتا ہے اسکے گناہ کے بوجھ کا ایک حصہ قابیل پر ہوتا ہے کیونکہ اس نے سب سے پہلے قتل کا طریقہ نکالا تھا۔ (ابن کثیر)

(۵) منافقوں کی ندامت

فَتَرَی الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ

تَبَسَارِعُوْنَ فِیْهِمْ یَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓی اَنْ تُصِیْبَنَا دَآئِرَۃٌ ؕ فَعَسَی اللّٰهُ اَنْ یَّاْتِیَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَیُصْبِحُوْا عَلٰی مَآ اَسَرُّوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِیْنَ ؕ (المائدہ آیت ۵۲) ترجمہ

پھر تو اُن لوگوں کو دیکھیگا۔ جن کے دلوں میں بیماری ہے۔ ان میں دوڑ کر جا ملتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہمیں ڈر ہے کہ ہم پر زمانہ کی گردش نہ آ جائے۔ سو قریب ہے کہ اللہ جلدی فتح ظاہر فرما دے۔ یا کوئی اور حکم اپنے ہاں سے ظاہر کرے پھر یہ اپنے دل کی چھپی ہوئی بات پر شرمندہ ہوں گے۔

حاشیہ حضرت شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد صاحب عثمانیؒ

یہ وہی لوگ ہیں۔ جن کے دلوں میں شک اور نفاق کی بیماری ہے۔ جن کو خدا کے وعدوں پر اعتماد اور مسلمانوں کی حقانیت پر یقین نہیں۔ اس لئے دوڑ دوڑ کر کافروں کی آغوش میں پناہ لینا چاہتے ہیں تاکہ ان کے موہوم غلبہ کے وقت ثمرات فتح سے متمتع ہو سکیں۔ اور ان کے زعم میں جو گردشیں اور آفات جماعت اسلام پر آنے والی تھیں اُن سے محفوظ رہیں۔ نَخْشٰٓی اَنْ تُصِیْبَنَا دَآئِرَۃٌ کے یہی معنی انکے دلوں میں مکنون تھے۔ لیکن یہی الفاظ (نَخْشٰٓی اَنْ تُصِیْبَنَا دَآئِرَۃٌ) جب پیغمبر اسلام اور مخلص مسلمانوں کے سامنے یہود سے دوستانہ رکھنے کی معذرت میں کہتے تھے تو گردش زمانہ کا یہ مطلب ظاہر کرتے کہ یہ یہود ہمارے ساہوکار ہیں۔ ہم ان سے قرض دوام لیتے ہیں۔ اگر کوئی مصیبت قحط وغیرہ کی پڑی۔ تو ہمارے دوستانہ تعلقات کی وجہ سے آڑے وقت میں کام آئیں گے۔ ان ہی خیالات کا جواب آگے دیا گیا ہے۔

(یعنی وہ وقت نزدیک ہے کہ حق تعالےٰ اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فیصلہ کن فتوحات اور غلبہ عطا فرمائے اور مکہ معظمہ میں بھی جو تمام عرب کا مسلمہ مرکز تھا۔ حضورؐ کو فاتحانہ داخل کرے یا اس کے ماسوا اپنی قدرت اور حکم سے کچھ اور امور بروئے کار لائے جسے دیکھ کر ان منافقین کی ساری باطل توقعات کا خاتمہ ہو اور انہیں منکشف ہوجائے کہ دشمنان اسلام کی موالات کا نتیجہ دنیوی ذلت و رسوائی اور اُخروی عذاب الیم کے سوا کچھ نہیں جب فضیحت وخسران کے یہ نتائج سامنے آ جائیں گے۔ اس وقت بجز پچھتانے اور کف افسوس ملنے کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ الاٰن قد ندامت وما ینفع الندم۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اسلام کے عام غلبہ اور فتح مکہ وغیرہ کو دیکھ کر تمام اعدائے اسلام کے حوصلے پست ہو گئے۔ بہت سے یہود مارے گئے۔ بہت سے جلاوطن ہوئے۔ منافقین کی ساری امیدوں پر پانی پھر گیا۔ مسلمانوں کے سامنے صریح طور پر جھوٹے ثابت ہوئے۔ موالات یہود میں جو کوششیں کی تھیں وہ اکارت گئیں خسران دنیوی اور ہلاکت ابدی کا طوق گلے میں پڑا

(۶) خبر کی تحقیق

یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْٓا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًاۢ بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰی مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ ۝ (الحجرات آیت ۶) ترجمہ۔

اے ایمان والو۔ اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو اس کی تحقیق کیا کرو کہیں کسی قوم پر بیخبری سے جا پڑو پھر اپنے کئے پر پشیمان ہونے لگو۔

حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں۔ فاسق وہ ہے جس پر بے شرع کام عیاں ہوں۔

حضرت شیخ الاسلام عثمانیؒ فرماتے ہیں۔ اکثر نزاعات و مناقشات کی ابتداء جھوٹی خبروں سے ہوتی ہے۔ اس لئے اوّل اختلاف و تفریق کے اسی سرچشمہ کو بند کرنے کی تعلیم دی۔ یعنی کسی خبر کو یونہی بے تحقیق قبول نہ کرو۔ فرض کیجئے ایک بے راہ رو آدمی نے اپنے کسی خیالی اور جذبہ سے بے قابو ہو کر کسی قوم کی شکایت کی۔ تم محض اسکے بیان پر اعتماد کر کے اس قوم پر چڑھ دوڑے۔ بعدہٗ ظاہر ہوا کہ اس شخص نے غلط کہا تھا تو خیال کرو اس وقت کس قدر پچھتانا پڑے گا اور اپنی جلد بازی پر کیا کچھ ندامت ہوگی۔ اور اس کا نتیجہ جماعت اسلام کے حق میں کیسا خراب ہوگا۔

دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ ـــ

ترجمہ۔ یا اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں۔ مخالفت سے۔ منافقت سے۔ اور بد اخلاق سے

آمین یارب العالمین

~~~~~~

تقریظ

از جناب چوہدری عبدالرحمٰن خاں صاحب ایم اے ایل ایل بی ریٹائرڈ اسسٹنٹ سیکرٹری پنجاب گورنمنٹ

"محسنہ کائنات" کے مطالعہ کی سعادت مجھے اس وقت نصیب ہوئی۔ جب فاضل مصنف نے آج سے تقریباً پونے چار سال پیشتر اس کو ہفت روزہ خدام الدین لاہور میں بالاقساط شائع کرانا شروع کیا۔ اس کی کل ۲۶ اقساط اس جریدہ کی مختلف اشاعتوں میں شائع ہو چکی ہیں۔ جب اس کی اقساط شائع ہو رہی تھیں تو اکثر قارئین خدام الدین لاہور کی یہ خواہش تھی کہ اسے کتابی شکل میں شائع کر دیا جائے۔ الحمدللہ فاضل مصنف نے بتوفیق باری تعالےٰ چند نئے ابواب کا اضافہ کر کے اسے کتابی شکل میں شائع کر دیا۔ "محسنۂ کائنات" ہمارے معاشرہ میں ماں کی مظلومیت کی دردبھری داستان ہے جس کو ڈرامائی رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ اس ماں کی داستان غم ہے۔ جس کے پاؤں تلے جنّت ہے۔ وہ ماں جس کو شریعت نے اولاد کی خدمت کے ۳/۴ حصہ کا حقدار قرار دیا ہے۔ وہ ماں جو دن رات تکالیف برداشت کر کے اولاد کی پرورش کرتی ہے۔ آج اسکی بے بسی دیکھی اور سنی نہیں جاتی۔ موجودہ دور میں شاید ہی کوئی خوش قسمت بیٹا ہوگا جو برسرِ روزگار اور شادی شدہ ہو کر اپنے بوڑھے ماں باپ کی خدمت کر کے ان کی دعائیں لیتا ہوگا۔ اس کتاب میں ماں کی داستانِ غم اس طرح بیان کی گئی ہے کہ بے اختیار آنکھیں پُرنم ہوجاتی ہیں۔ فاضل مصنف نے صرف ماں کی داستان غم ہی بیان کرنے پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ کتاب وسنت کی روشنی میں معاشرہ کی اس خرابی کا علاج بھی تجویز کیا ہے۔ گویا اس مسئلہ کو بڑے دلکش انداز میں پیش کر کے کتاب وسنت کی تبلیغ کا حتی المقدور حق ادا کر دیا گیا ہے۔ اب یہ قوم کا کام ہے کہ وہ کتاب وسنت کی آواز پر لبیک کہہ کر معاشرہ کی اس خرابی کو دور کرنے کی کوشش کرے میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو عموماً اور نونہالانِ قوم کو خصوصاً محسنۂ کائنات کے مطالعہ کی توفیق عنایت فرمائے اور اس پر عمل کر کے اپنی دنیا اور آخرت کو سنوارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا الٰہ العالمین

میں فاضل مصنف کیلئے بھی دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ محسنۂ کائنات کو انکی نجات کا ذریعہ بنائے۔

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد۔ ۳ دسمبر ۱۹۵۹ء

ملنے کا پتہ:۔ دفتر ہفت روزہ خدام الدین لاہور

قیمت تین روپے محصولڈاک علاوہ خریداری بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیجیں۔
~~~~~~

جناب ایم عبدالرحمن صاحب لدھیانوی شیخوپورہ

اشاعت اسلام اور تبلیغ دین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ ۝

جناب صدر محترم و برادران ملت :-

كُنۡتُمۡ خَيۡرَ اُمَّةٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ تَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَتَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ وَتُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ پ ۴ ع ۳-

اے مسلمانو! تم بہترین امت ہو جسے خلق خدا کو درست کرنے کے لئے کھڑا کیا گیا ہے۔ تم نیکی کا حکم دیتے ہو۔ برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

بس یہی ایک خصوصیت ہے۔ جس کی بناء پر یہ قوم دنیا کی بہترین قوم بنی۔ دنیا کے عام انسانوں کے لئے تو قرآن کا یہ حکم ہے کہ وہ خود نیک بنیں اور برائیوں سے بچیں۔

لیکن مسلمانوں کا اس سے بڑھ کر یہ کام ہے کہ وہ خود بھی نیک بنیں اور اس کے ساتھ دوسرے لوگوں کو بھی نیک بنانے کی کوشش کریں۔ خود بھی برائیوں سے بچیں۔ اور دوسروں کو بھی برائیوں سے بچنے کی ہدایت کریں۔

مسلمانوں کی ایک جماعت تبلیغ دین کے لئے وقف ہونی چاہیے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ دوسرے مسلمان تبلیغ نہ کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ بَلِّغُوۡا عَنِّیۡ وَلَوۡ اٰیَةً جس مسلمان کو ایک آیت بھی معلوم ہو۔ وہ میری طرف سے دوسرے انسان کو پہنچا دے۔ آنحضرتؐ کو بڑا درد تھا کہ لوگ مسلمان ہو جائیں۔ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس درد کو پورا کریں۔ جب طائف میں پیغمبر اسلام پر اینٹیں پھینکی گئیں تو ایک صحابی نے کہا۔ اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ بد دعا کیجئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ میں ان لوگوں کے حق میں کیوں بد دعا کروں۔ اگر یہ مسلمان نہیں ہوتے۔ تو انکی آئندہ نسلیں ضرور اسلام قبول کرینگی میں تو رحمۃ للعلمین بنا کر بھیجا گیا ہوں

آپ جلسوں میں علماء کرام اور مقررین بیان وعظوں سے اسلام کی خوبیاں بیان کرتے سنتے ہیں اور جب تک سنتے ہیں۔ سر دھنتے ہیں۔ جذبہ میں آکر آنسو بہاتے ہیں اور بعد میں کپڑے جھاڑ کر گھر پہنچ کر حقہ پینے بیٹھ جاتے ہیں۔ اور کبھی خیال تک بھی نہیں آتا کہ مسلمان مبلغوں کی طرح ہم بھی خدا کا نام لے کر اٹھیں اور دین کی دولت کو عوام میں تقسیم کرنے کا بندوبست کریں ہم نے ان جلسوں کو دماغی عیاشیوں کا سامان سمجھ رکھا ہے

برادران ملت! آپ معاف فرماویں مذہبی اسلام اب رسم بن کر رہ گیا ہے۔ اگر ہمارے دلوں میں حقیقی تڑپ ہوتی تو آپ کفر کی تلاش کے لئے کمر باندھ کر نکلتے اور اسے جہاں پاتے ختم کر دیتے۔ مگر اب تو صورت یہ ہے کہ کفر اسلام کے پہلو میں ترقی پا رہا ہے۔ مدعیان اسلام کو کیا ہوا کہ وہ اپنی مصروفیتوں سے کوئی وقت ایسا نہیں نکالتے کہ دین سے بے خبر لوگوں کو باخبر کریں تاکہ دنیا ظلمت سے چھوٹے اور چار دانگ عالم میں خدا کا نور پھیل جائے۔

اے مسلمانو! تم اسلام کے تقاضے اور سچائی کی پکار کو سنو۔ بیقرار روح۔ سچی تڑپ اور درد رکھنے والا دل پیدا کرو۔ جو تمہاری سوئی قوتوں کو بھی بیدار کر دے۔ یہ کیا بات ہے کہ باطل پُرجوش اور حق کم کوش ہے۔ کفر جسے سر چھپانا چاہیئے۔ وہ سرفراز ہے۔ مگر سرفرازی جس دین کی قسمت میں تھی۔ اُسے سر چھپانے کو جگہ نہیں ملتی ایسا کیوں ہوا۔ صرف اس لئے کہ اسلام کے مدعی اسلام کی خدمت و تبلیغ کے لئے کوئی کوشش نہیں کرتے۔

برادران اسلام! اسلام کسی ایک قوم۔ ایک ملک یا ایک خاندان کی سرفرازی کا پیغام لے کر نہیں آیا۔ اسلام انسانیت کے شرف و سعادت کا پیغام ہے۔ تمہارے یہ نماز اور روزے کس کام کے اگر تم اندھوں کو غار میں گرنے سے خبردار نہ کر سکو۔ تمہارا دین کس کام کا۔ اگر تم ہمسایہ کو نار جہنم سے نہ بچا سکو، مذہب تو رحم کا سرچشمہ ہے تمہارا مذہب کیا ہے کہ تم اہل وطن کو دوزخ کی آگ اور اس کے شعلوں سے

(ایم عبدالرحمن صاحب لدھیانوی ہمارے پرانے کرمفرماؤں میں سے ہیں ان کے مضامین اکثر ہفت روزہ خدام الدین لاہور میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ آج ہم ان کا وہ خطبہ ہدیہ قارئین کرام کر رہے ہیں جو انہوں نے مدرسہ اسلامیہ رحمانیہ سید والہ ضلع شیخوپورہ کے سالانہ جلسہ میں ۱۲ر اپریل ۱۹۶۰ء کو ارشاد فرمایا (مدیر)

نہیں بچاتے۔ اگر تمہیں اسلام کی نعمت ملی ہے تو یہ ختم نہ ہونے والی چیز اوروں کو پہنچاؤ اور ان لوگوں کو کفر کی تاریکیوں سے نکالو۔ اگر تم میں یہ تڑپ نہیں تو سمجھ لو کہ تمہارا دل سوز و گداز پیدا کرنے والے اسلام سے محروم ہے۔

مسلمانوں کی مثال ایک فائر بریگیڈ کی سی ہے

مسلمانوں کی مثال اس دنیا میں ایسی ہے کہ گویا وہ آگ بجھانے والے انجن کا ایک ایماندار کپتان ہے کہ اُسے جب بھی آگ لگنے کی اطلاع ملتی ہے تو فوراً موقعہ پر پہنچ جاتا ہے اور آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں میں مستانہ وار کود پڑتا ہے اور اپنی پوری ہمت صرف کر کے آگ کو بجھا دیتا ہے اور پھر معاوضہ لئے بغیر اپنے (انجن گھر میں) واپس آ جاتا ہے۔ مسلمانو! اچھی طرح سمجھ لو کہ یہ دنیا دوزخ میں جل رہی ہے۔ اور قرآن پاک جو اس آگ کو بجھا سکتا ہے۔ تمہارے پاس ہے۔ اٹھو اور قرآن کی امداد سے دنیا کو بھسم ہونے سے بچاؤ۔

بہترین خدمت خلق

برادران اسلام۔ آپ نے سنا ہوگا۔

عبادت بجز خدمت خلق نیست

یعنی خدا کی اصل عبادت یہ ہے کہ خلق خدا کی خدمت کی جائے۔ اس اصول کے مطابق مسلمانوں کے ذمہ یہ فرض لگایا گیا ہے کہ وہ خلق خدا کی خدمت کریں۔ اگر کسی شخص کا مال اسباب جل جائے تو اس کی جگہ نیا بھی خریدا جا سکتا ہے اور اگر نہ بھی خریدا جائے تو اس کے بغیر بھی گزارا ہو سکتا ہے لیکن اگر کسی قوم کے اعمال و اخلاق کی دولت گمراہی اور شیطنت کے ہولناک شعلوں سے جل جائے تو اس قوم کے لئے دنیا میں باقی رہنا ناممکن ہے۔ ایسی قوم ضرور مٹ جائیگی اور فنا ہو جائیگی۔ مسلمانوں کا کام یہ ہے کہ

وہ لوگوں کے ایمان اور اعمال کی حفاظت کریں۔ اور یہی سب سے بڑی خدمت خلق ہے اس لئے قومیں صرف اسی وقت فنا ہوا کرتی ہیں۔ جب ان میں ہر قسم کی برائیاں پیدا ہو جائیں۔ نیکی کا حکم کرنیوالے اور برائیوں سے روکنے والے لوگ باقی نہ رہیں۔ خود قرآن مجید کا فتویٰ بھی یہی ہے

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ پ ۱۲ ع ۱۰۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ اپنے پیغمبر کو مخاطب کرکے فرماتا ہے۔ کہ زمانہ قدیم کی جو بڑی بڑی قومیں ہلاک ہو گئیں تو اللہ تعالےٰ نے ظلم کرکے انہیں ہلاک نہیں کیا۔ بلکہ انکی ہلاکت کا اصل سبب یہ تھا کہ وہ زمین میں بڑی کثرت سے فساد کرتی تھیں اور فساد سے روکنے والے لوگ ان میں بہت تھوڑے تھے۔ سو اللہ تعالےٰ نے ان تھوڑے لوگوں کو تو بچا لیا۔ باقی تمام مجرم اور تمام فسادی برباد کر دیئے گئے۔ جس جگہ کے لوگ صالح اور نیک ہوں۔ اللہ یونہی ظلم سے انہیں ہلاک نہیں کرتا۔

تبلیغ کی تعریف کیا ہے

حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضورؐ نے فرمایا۔ اے مسلمانو! تم میں سے جو برائی کو دیکھے تو لازم ہے کہ اُسے اپنے ہاتھ کی قوت سے روکے۔ اگر اس بات کی طاقت نہیں رکھتا تو زبان سے روکے اور اگر اتنی بھی قدرت نہیں رکھتا تو دل میں اُسے برا جانے۔ لیکن یہ ایمان کا کم از کم درجہ ہے۔

پھر قرآن کریم نے بھی مومن ہونے کی یہی صفت بیان کی ہے کہ مومن مرد اور عورتیں ایک دوسرے کے حامی و مددگار ہوتے ہیں۔ اور وہ نیکیوں کا حکم کرتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ یہ بھی فرمایا کہ مسلمانوں کو دنیا میں حکومت اور سلطنت بھی اسی لئے دی جائے گی کہ یہ تمام دنیا میں بھلائی کو پھیلائیں اور برائیوں کی روک تھام کریں۔

مسلمان وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم نے ان کو زمین میں حکومت اور طاقت دیدی تو نماز قائم کرینگے۔ زکوٰۃ دینگے۔ نیکیوں کا حکم کرینگے اور برائیوں سے روکیں گے یعنی مسلمان اکیلا ہو یا ساری قوم، غریب ہو یا امیر کمزور ہو یا طاقتور ہر وقت اور ہر آن اسپر فرض عاید ہوتا ہے کہ وہ جہاں کہیں برائی دیکھے اُسے روکے اور اسکی جگہ بھلائی کا حکم دے۔ اور یہی تبلیغ کی تعریف ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے نبی اکرمؐ کو حکم دیا گیا بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ جو کچھ آپ کی طرف نازل کیا جاتا ہے دوسروں تک پہنچا دیجئے۔ حضورؐ نے اپنی اُمت کو بھی حکم دیا بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً یعنی جو کچھ تم کو مجھ سے پہنچے اُسے آگے پہنچاؤ۔ خواہ وہ ایک ہی آیت کیوں نہ ہو اور پھر تم آج جس چیز کو تبلیغ کہتے ہو۔ قرآن نے اس کا نام امر بالمعروف و نہی عن المنکر رکھا ہے۔ یعنی بھلائی کا حکم کرنا۔ اور برائیوں سے روکنا۔

تبلیغ کی مختلف صورتیں

برادران ملت تبلیغ اسلام کی کئی صورتیں ہیں۔ ایک یہ ہے کہ آپ لوگوں کے عقاید درست کریں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ آپ انکے اعمال درست کریں۔ تاریخ اسلام کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں کام مسلمانوں کی فطرت بن چکے تھے۔ زمانۂ سلف کے مسلمان دنیا کے تمام کام بھی کرتے تھے اور ساتھ ہی ساتھ تبلیغ اسلام بھی خود بخود ہوتی جاتی تھی۔ غیر متعصب عیسائی اور ہندو تاریخ جاننے والوں سے پوچھو کہ اسلام کس طرح پھیلا؟ وہ بتائیں گے کہ جب مسلمان کسی نئے ملک میں گئے اور کسی نئی قوم کے ساتھ ان کا واسطہ پڑا۔ ان مسلمانوں میں کچھ ایسی کشش تھی کہ ہزارہا غیر مسلم کھچے کھچے انکی طرف چلے گئے اور مسلمان ہو گئے۔ گویا کہ مسلمان مجسم تبلیغ تھے۔ جس طرح صندل کا خاصہ ہے کہ جہاں رکھو خوشبو دیگا۔ جس طرح چراغ کہ اسے جہاں لے جاؤ اندھیرا دور کرکے جگہ کو روشن کر دیتا ہے۔ اسی طرح زمانہ سلف کے مسلمان کا یہ خاصہ تھا کہ وہ جہاں جاتے اپنے ایمان کی پختگی اور اعمال کی درستی سے جہالت اور بد اعمالیوں کی تاریکیوں کو دور کر دیتے اور اس کی جگہ ایمان و عمل کی روشنی پھیلا دیتے۔ چونکہ وہ توحید کے سچے پجاری تھے۔ ایک خدا کے سوا کسی سے ڈرتے نہیں تھے۔ وہ امیر و غریب سب کو برائیوں سے روکتے اور بھلائیوں کا حکم دیتے اور اس راستہ میں اگر جان بھی دینی پڑتی تو بلادریغ قربان کر دیتے۔

تیسری صورت تبلیغ اسلام کی صوفیائے کرام کے ذریعہ ہوئی۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ۔ حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی سرہندیؒ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ۔ حضرت خواجہ شہاب الدین سہروردیؒ و دیگر متعدد بزرگ ہستیاں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ جنکی روحانیت سے متاثر ہو کر ہزاروں کافر مشرف باسلام ہوئے۔ یہ بالکل غلط ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا قرآن کا اعلان ہے لَاۤ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ پ ۳ ع ۲۔

ترجمہ۔ دین کے معاملہ میں زبردستی نہیں۔ بیشک ہدایت گمراہی سے جُدا ہو چکی ہے (مطلب) جب دلائل توحید بخوبی بیان فرما دی گئیں۔ جس سے کافر کا کوئی عذر باقی نہ رہا۔ تو اب زبردستی کرنے کی کسی کو کیا حاجت ہو سکتی ہے۔ عقل والوں کو خود سمجھ لینا چاہیئے اور نہ ہی شریعت کا یہ حکم ہے کہ زبردستی کسی کو مسلمان بنایا جائے اصول و فروع اور عقائد و احکام کے اعتبار سے اسلام ہی ایک سچا دین ہے۔ اور یہی ایک سیدھی راہ ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے۔ اس دین کو اللہ نے ظاہر میں بھی سینکڑوں برس تک سب مذاہب پر غالب کیا اور مسلمانوں نے تمام مذاہب والوں پر صدیوں تک بڑی شان و شوکت سے حکومت کی اور آئندہ بھی دنیا کے خاتمہ کے قریب ایک وقت آنیوالا ہے۔ جبکہ چاروں طرف اس دین برحق کی حکومت ہوگی۔ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ

باقی حجت و دلیل کے اعتبار سے تو دین اسلام ہمیشہ ہی غالب رہا اور رہے گا اللہ اس دین کی حقانیت کا گواہ ہے اور وہی اپنے فضل سے اس کو حق ثابت کرنے والا ہے صحابہ کرامؓ کافروں کے مقابلہ میں سخت، مضبوط اور قوی۔ لیکن اپنے بھائیوں کیلئے ہمدرد، مہربان۔ ان کے سامنے نرمی سے جھکنے والے۔ اور تواضع و انکسار سے پیش آنے والے۔

حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں۔ اوّل۔ اس دین پر ایک آدمی تھا۔ پھر دو ہوئے پھر آہستہ آہستہ قوت بڑھتی گئی۔ خلفائے راشدین کے زمانہ میں اسلام کا درخت خوب پھلا اور پھولا۔ اسلامی کھیتی کی تر و تازگی اور رونق و بہار دیکھ کر کافروں کے دل غیظ و حسد سے جلتے ہیں۔

سرور کائنات کو اللہ تعالےٰ نے نہایت ہی اعلےٰ اخلاق و ملکات پر پیدا فرمایا تھا آپ کی زبان قرآن ہے۔ آپ کے اعمال و اخلاق قرآن کی خاموش تفسیر ہیں قرآن جس نیکی خوبی اور بھلائی کی دعوت دیتا ہے۔ وہ آپ میں

فطرۃً موجود اور جس بدی سے روکتا ہے - آپ طبعاً اس سے بیزار ہیں - آپ کا حسن اخلاق اجازت نہیں دیتا کہ جاہلوں اور کمینوں کے طعن و تشنیع پر کان دھریں - آپ کے بلند اخلاق اور کردار کو دیکھ کر کافر فوج در فوج اسلام میں داخل ہو گئے - مندرجہ بالا امور کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں بھی اپنے اخلاق اور کردار کو بلند کرنا چاہیئے - کیونکہ اشاعت اسلام اور تبلیغ دین میں اس کا بہت حصہ ہے -

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ پ۲۱-ع ۱۹ - (ترجمہ) بے شک تمہارے لیے رسول اللہؐ کی چال سیکھنی بھلی تھی -

رسول اللہ کی ذات منبع البرکات بہترین نمونہ ہے - چاہیئے کہ ہر ایک معاملہ ہر ایک حرکت و سکون اور نشست و برخاست میں ان کے نقش قدم پر چلیں اور ہمت و استقلال وغیرہ میں اس کی چال سیکھیں -

تبلیغ صحابہ کرامؓ

صحابہ تھے اسلام پھیلانے والے
صداقت سے باطل کو جھٹلانے والے
شریعت کے احکام بتلانے والے
راہِ راست اُمت کو دکھلانے والے
یتیموں کی امداد فرمانے والے
غریبوں کی مشکل میں کام آنے والے
لرزتے تھے کفار ان کے مقابل
نہ آتے تھے اشرار ان کے مقابل
لگایا تھا جو فخر عالمؐ نے پودا
انہوں نے اُسے خون سے اپنے سینچا
خدا اُن سے خوش تھا خدا سے وہ راضی
وہ تھے دین احمد کے شیدا و حامی
ستاروں کی صورت ہیں صحابہ ہمارے
کرے اُن کی تقلید جو خلد چاہے
خلیفہ تھے اُمت کے ایسے نگہبان
ہو گلہ کا ایسے نگہبان چرواہا
لگایا تھا مالی نے اک باغ ایسا
نہ تھا جس میں چھوٹا بڑا کوئی پودا
سر احکام دیں پر جھکا دینے والے
جہالت کی رسمیں مٹا دینے والے
خدا کے لیئے گھر لٹا دینے والے
کہانت کی بنیاد ڈھا دینے والے
ہر آفت میں سینہ سپر کرنے والے
فقط ایک اللہ سے ڈرنے والے

اپنی حالت پر ایک نظر

لیکن افسوس صد ہزار افسوس ایک وہ مسلمان تھے اور ایک آج ہم ہیں - کیا ہمیں بھی کبھی خیال پیدا ہوا ہے کہ ہم پر بھی اسلام کی تبلیغ فرض ہے - دوسروں تک اسلام پہنچانا تو درکنار - خود ہمارے اندر جو خرابیاں پیدا ہو چکی ہیں کبھی ان کو روکنے کا بھی خیال پیدا ہوا ؟ نتیجہ اس کا آج ظاہر ہے - ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالےٰ عام لوگوں کو خاص لوگوں کے بُرے اعمال کی سزا نہیں دیتا - جبتک کہ نوبت یہانتک نہ پہنچ جائے کہ وہ اپنے سامنے بُرے کام کرتے ہوئے دیکھیں اور ان کو روکنے کی قدرت رکھتے ہوں اور پھر بھی نہ روکیں - جب وہ ایسا کرنے لگتے ہیں تو اللہ خاص و عام سب پر عذاب نازل کر دیتا ہے - افسوس ہے کہ آج ہم مسلمانوں کی حالت بھی یہی ہے کہ ہم برائیوں کو اپنے سامنے دیکھتے ہیں اور روکتے نہیں

اے مسلمان بھائیو! اگر اللہ کے عذاب سے بچنا چاہتے ہو تو اپنی زندگی کا یہ اصول بنا لو کہ تم جہاں بُرائی دیکھو گے اُسے روکو گے اور نیکی کا حکم کرو گے - لیکن یہ یاد رکھو کہ یہ منزل بڑی کٹھن ہے - دوسروں کو روکنے سے پہلے پہلے خود اپنے آپ کو برائیوں سے روکنا نہایت ضروری ہے - ورنہ دوسرے پر کبھی اثر نہ ہوگا - قرآن کریم کا ارشاد ہے - اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ پ۱- ع ۵ - کیا تم دوسروں کو نیکی کا حکم کرتے ہو اور اپنے آپ کو بھولے ہوئے ہو - دوسری جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ پ۲۸ ع۹ (اے ایمان والو کیوں کہتے ہو مُنہ سے جو نہیں کرتے اللہ کے ہاں بڑی بیزاری کی بات ہے کہ کہو وہ چیز جو نہ کرو -

زبان سے ایک بات کہہ دینا آسان ہے - لیکن اس کا نباہنا آسان نہیں - اللہ تعالیٰ اس شخص سے سخت ناراض ہوتا ہے جو زبان سے بہت کچھ کہے اور کرے کچھ نہیں -

خدا کا شکر ہے کہ مولانا محمد الیاسؒ کی کوشش و دعا کی برکت سے تبلیغی جماعتیں ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کیلئے اپنے قیمتی اوقات قربان کر رہی ہیں - دُعا ہے کہ خدا تعالےٰ انہیں بیش از بیش توفیق مرحمت فرمائے آمین اور ان کی کوششوں کو بار آور فرمائے -

(۱) اس سلسلہ میں ہیں اپنے محلہ کی مسجدوں میں درس قرآن اور درس حدیث کا سلسلہ بعد نماز فجر اور مغرب جاری کرنا چاہیئے

(۲) خطیب صاحبان کو جمعہ اور عیدین کے خطبات میں عوام کو تحصیل علم دین کی طرف راغب کرنا چاہیئے -

(۳) سالانہ تبلیغی کانفرنسیں منعقد کرائی جائیں - علمائے باعمل سے تقاریر کرائیں

(۴) روزانہ ہفتہ وار ماہوار رسائل میں دین اسلام کی خوبیاں تحریر کی جائیں اور صحابہ کرامؓ و تابعین کی سیرت پیش کی جائے

(۵) دینی مدارس ہر بستی اور گاؤں میں کھولے جائیں - جن میں قرآن اور حدیث کی تعلیم دی جائے -

(۶) حکومت کو چاہیئے کہ وہ سرکاری اور غیر سرکاری مدارس میں قرآن - حدیث - سیرت اور اخلاق کی کتابوں کا اجراء کرے - اور دینی تعلیم کو لازمی مضمون قرار دیا جائے -

اب آخر میں آپ کی خدمت میں ارشادات نبویؐ دربارہ حصول علم پیش کیئے جاتے ہیں تاکہ آپ خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی اس تعلیم سے بہرہ اندوز کریں - وما علینا الا البلاغ

ارشادات نبوی

(۱) ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص علم حاصل کرنے کیلئے سفر اختیار کرتا ہے - اللہ تعالےٰ اسپر جنت کا سفر آسان کر دیتا ہے -

(۲) جو قوم کسی مقام پر کتاب اللہ (قرآن) کی تلاوت کرتی اور اسکی درس و تدریس کا سلسلہ جاری کرتی ہے تو اس پر اس وقت اللہ تعالےٰ کی تسلی نازل ہوگی - اسکی رحمت اس کو چھپا لیتی ہے اور ملائکہ اس کے گرد جمع ہو جاتے ہیں - جبتک وہ آپس میں خدا کا ذکر کرتے رہتے ہیں اسوقت تک خدا تعالےٰ اپنے فرشتوں میں ان کا ذکر کرتا رہتا ہے -

(۳) فرشتے طالب علم کی رضامندی کیلئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور عالم کی عابد پر اتنی فضیلت اور بزرگی ہے - جس طرح آسمان کے ستاروں پر چودھویں رات کے چاند کی -

(۴) علماء نبیوں کے وارث ہوتے ہیں - انبیاء اپنی وراثت میں روپے اشرفیاں نہیں چھوڑتے - بلکہ ان کی میراث علم ہے - لہذا جس شخص نے اس میں سے حصہ لیا - گویا اس نے بڑا کامل حصہ لیا -

(۵) حضرت انسؓ کہتے ہیں حضور اکرمؐ نے فرمایا - جو شخص علم حاصل کرنے کیلئے گھر سے نکلتا ہے - جب تک وہ واپس نہ آئے فی سبیل اللہ شمار کیا جاتا ہے -

(۶) حضرت سنجرۃ الازدیؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علم کا حاصل کرنا گذشتہ گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔

(۷) حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ علم حاصل کرنے والے کی سیری اس وقت تک نہیں ہوتی۔ جبتک وہ جنت میں داخل نہو جائے

(۸) بروایت حضرت انس بن مالکؓ نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص علم حاصل کرنیکے بعد علم کی اشاعت کرے وہ سب سخیوں سے زیادہ سخی ہے اور وہ قیامت کے دن تنہا ایک جماعت کے قائم مقام ہوکر آئیگا۔

(۹) حضرت معاویہؓ کہتے ہیں۔ نبی کریمؐ کا یہ فرمان ہے کہ خدا تعالیٰ جس سے بہتری کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو دین میں سمجھ عطا فرماتا ہے۔ اور خدا دینے والا اور میں تقسیم کرنے والا ہوں

(۱۰) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اکرمؐ نے فرمایا انسان کے مر جانے کے بعد تمام نیک عمل بند ہو جاتے ہیں۔ لیکن تین عمل جاری رہتے ہیں۔ (۱) صدقہ جاریہ (۲) وہ علم جو خدا نے اس کو دیا (۳) اولاد صالح کی دعا

(۱۱) نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے ملت اسلام میں کوئی عمدہ طریقہ جاری کیا۔ تو اس کو اپنا اجر بھی ملے گا اور اس پر عمل کرنے والوں کا بھی اور جس نے بُرا طریقہ جاری کیا تو اس کو خود بھی گناہ ہوگا۔ اور اس پر عمل کرنے والوں کے گناہ بھی اسی کے ذمہ لکھے جائینگے

(۱۲) حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ حضور انورؐ نے فرمایا۔ لوگوں کو علم فرائض اور قرآن کی تعلیم دو۔ کیونکہ میں جانے والا ہوں۔ تم لوگوں میں ہمیشہ نہیں رہوں گا۔

(۱۳) حضرت حسن بصریؒ کہتے ہیں۔ جو شخص علم کو اس لئے طلب کرے کہ اس کے ذریعہ سے اسلام کو تر و تازہ کرے اگر اس کو موت آ جائے تو جنت میں اس کا درجہ انبیاء کے برابر ہوگا۔

(۱۴) حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ رات کی ایک ساعت میں تعلیم دینا تمام رات کی عبادت سے افضل ہے۔

(۱۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر امر دین کی چالیس حدیثیں کوئی شخص یاد کرے تو اس کو قیامت کے دن فقیہ بنا کر اٹھایا جائے گا۔ میں اس پر گواہی دے کر شفاعت کرونگا۔

(مشکوٰۃ شریف باب العلم)

ربّانی علمائے کرام وصوفیائے عظامؒ کی زندگی کا نصب العین

جس طرح قریش شعائر اربعہ میں سے بیت اللہ الحرام کے محافظ تھے۔ اسی بنا پر ان کی عزت کی جاتی تھی۔ انہیں تحائف پیش کئے جاتے تھے انکی دعوتیں کی جاتی تھیں اور ان کی جان و مال سے کوئی چھیڑ چھاڑ نہیں کی جاتی تھی۔ ان انعامات کی بنا پر عبادت الٰہی کرنا رسول اللہؐ کی نمبر اول حمایت کرنا ان کا فرض منصبی قرار دیا گیا تھا۔ بعینہ اسی طرح جب علمائے کرام و صوفیائے عظام کی عزت اور دعوتیں و نذرانے اس لئے ادا کئے جاتے ہیں کہ یہ لوگ دین الٰہی کے محافظ ہیں۔ جو روپیہ مسلمانوں کو خزانہ الٰہی میں داخل کرنا ہو۔ وہ ان لوگوں کی جیبوں میں ڈال دیا جاتا ہے اور یہی خیال کیا جاتا ہے کہ بس یہ روپیہ خزانہ الٰہی میں پہنچ گیا۔ لہذا ان حضرات کا اولین فرض یہ ہے کہ وہ خدمت دین الٰہی کو اپنی زندگی کا نصب العین بنائیں ان کے دل و دماغ دین کی نشر و اشاعت میں مصروف رہیں۔ انکی قوت گویائی اعلائے کلمۃ اللہ میں صرف ہو۔ انکی قوت شنوائی مرضیات الٰہیہ کی طرف متوجہ ہو۔ ان کے پاؤں کی قوت مشی (چلنا) اعلائے کلمۃ الحق کے لئے مسافت طے کرنے میں ممد و معاون بنے (حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہٗ تفسیر سورہ قریش)

لہذا مسلمانوں کا فرض ہوگا کہ ایسی مقتدر اور اللہ والی ہستیوں کی خدمت کو اپنی سعادت سمجھیں۔ اس مد سے اللہ تعالےٰ کے لیے وقف ہونے والوں کی ضروریات پوری ہونگی

اور اگر ربانی علمائے کرام و صوفیائے عظام خدمت دین الٰہی کو اپنا نصب العین بنانے اور اپنے اوقات عزیزہ کو اس میں صرف کرنیکے باوجود حصول معاش کے لئے کوئی دوسرا ذریعہ تجارت، زراعت، صنعت و حرفت وغیرہ اختیار کریں تو اس میں کوئی عیب نہیں ہے۔ بلکہ یہ مسلک بھی انبیاء علیہم السلام کی سنت سنیہ سے ثابت ہے۔

اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے۔

"ان فقراء کو دو جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بند کئے گئے ہیں۔ زمین میں سفر نہیں کر سکتے (یعنی اس مصروفیت کے سبب کمانے کے لئے وقت نہیں نکال سکتے) اپنی حاجت کے اظہار نہ کرنیکے باعث ناواقف انہیں غنی سمجھتا ہے۔ آپ ان کو ان کی علامت سے پہچان لیں گے۔ وہ لوگوں کے پیچھے پڑ کر سوال نہیں کرتے۔ (پ۳ ع ۷)

دُعا

الٰہی ہم میں پھر صدیقؓ سا ایمان پیدا کر
عمر فاروقؓ سا کوئی جری انسان پیدا کر
رگ تحریف کٹ جائے دم عثمانؓ پیدا کر
علی مرتضیٰؓ شیر خدا کی آن پیدا کر
مسلمانوں میں دورِ اولیں کی شان پیدا کر
مرے مولا دلوں میں جذبۂ ایمان پیدا کر

آمین یا الٰہ العالمین

بقیہ شذرات صفحہ ۳ سے آگے

کے عوام تک اسلام کا پیغام پہنچانے کی استعداد رکھتے ہیں۔ اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ مرکزی وزارت تعلیم کا ایک افسر کسی مقصد کے پیش نظر ایک بیرونی ملک میں کام کر رہا ہے۔

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ ۲۹ اپریل ۱۹۶۰ء کے شمارہ میں ہم نے اسی قسم کی ایک تجویز پیش کی تھی۔ ہمیں خوشی ہے کہ حکومت پاکستان نے ہماری اس تجویز پر غور و خوض کر کے ایک تبلیغی ادارہ کے قیام کا فیصلہ کیا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس ادارہ میں کام کرنے والوں کو صحیح معنوں میں اسلام کی تبلیغ کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیں یقین ہے کہ ان مبلغین کی مخلصانہ کوششوں سے غیر مسلم حضرات حلقہ بگوش اسلام ہونے میں خوشی محسوس کریں گے۔ وما علینا الا البلاغ

عربی زبان کی اہمیت پر مضمون نویسی کا مقابلہ

ماڈرن عریبک انسٹیٹوٹ میں جو مضمون نویسی کا مقابلہ ہو رہا ہے مضمون ملنے کی تاریخ ۱۵ جولائی کر دی گئی ہے۔ مضمون اردو سندھی انگریزی عربی بنگلہ اور گجراتی میں لکھ کر روانہ کریں۔ بچے بھی حصہ لے سکتے ہیں۔ اول دوم اور سوم آنے والے حضرات کو عرب کلچر ایسوسی ایشن کی طرف سے اسناد پیش کی جائینگی۔ نیز وصول شدہ مضامین کو کتابی شکل میں شائع کیا جائیگا

مضمون بنام
پرنسپل ماڈرن عریبک انسٹیٹیوٹ غریب آباد
میرپور خاص (سندھ) روانہ کریں۔

باجوں کی حرمت ازروئے شریعت

ازجناب شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب دروازہ شیرانوالہ لاہور

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ - اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِینَ اصطَفٰی - اَمَّا بَعد

برادران اسلام - انسان دنیا میں خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے آیا ہے - لہٰذا ہمارا فرض ہے کہ ہر وقت ہر حال میں ہر ایک موقعہ پر اس بات کا لحاظ رکھیں کہ کوئی کام ایسا نہ کریں - جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو اور اگر کسی بھائی سے ایسی غلطی ہو تو دوسرے کا فرض ہے کہ حق اخوت ادا کرے اور اپنے غلط کار بھائی کی دلالت علی الخیر سے دستگیری کرے - تاکہ دونوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو

دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست
در پریشاں حالی و درماندگی ——!

پیارے بھائیو! اس مذکورۃ الصدر دلی اور بے چینی نے مجبور کیا کہ باجے کے متعلق اپنے مسلمان بھائیوں کو خدا تعالیٰ اور اس کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام پہنچا دوں اور بارگاہ صمدی عز شانہٗ سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے فضل وکرم سے میرے بھائیوں کو اس قبیح رسم سے نجات دے - جس سے کہ ان کا دین و دنیا برباد ہو رہے ہیں کیونکہ جب خدا تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو جائیں تو پھر دین داری کا کیا مزہ اور ایسی دنیا سے کیا حاصل؟ ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

قرآن مجید و فرقان حمید کے ارشادات متعلقہ باجہ

عزیز بھائیو! غالباً کسی شخص کو بھی اس میں شک نہیں ہوگا - کہ باجہ بجوانا دین نہیں، بلکہ کھیل اور تماشہ ہے اور اس امر پہ فخر کرنا ہے کہ ہم دوسروں سے کم نہیں ہیں اور اس امر کا ظاہر کرنا مقصود ہے کہ بفضل خدا ہمارے پاس روپیہ کافی سے زائد ہے - علاوہ اسکے باجہ بجوانے والے یہ خیال کرتے ہیں کہ باجے کے بغیر برات بے زینت ہے برات کی دھوم دھام باجے کے ساتھ ہونے ہی سے ہے - ورنہ سالن بے نمک کی طرح بدمزہ ہے - ان مقاصد کے متعلق

ارشاد باری جل مجدہٗ ملاحظہ ہو -

قولہٗ تعالیٰ :- اِعلَمُوٓا اَنَّمَا الحَیٰوۃُ الدُّنیَا لَعِبٌ وَّلَھوٌ وَّزِینَۃٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَینَکُم وَتَکَاثُرٌ فِی الاَموَالِ وَالاَولَادِ کَمَثَلِ غَیثٍ اَعجَبَ الکُفَّارَ نَبَاتُہٗ ثُمَّ یَھِیجُ فَتَرٰىہُ مُصفَرًّا ثُمَّ یَکُونُ حُطَامًا وَفِی الاٰخِرَۃِ عَذَابٌ شَدِیدٌ وَّمَغفِرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرِضوَانٌ ط وَمَا الحَیٰوۃُ الدُّنیَآ اِلَّا مَتَاعُ الغُرُورِ (پ ۲۷ ع ۱۹) - ترجمہ "جان لو کہ دنیا کی زندگی کھیل اور تماشہ اور زینت اور آپس میں فخر کرنا اور مالوں اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا ہی ہے - مثل بارش کے - کہ کاشتکاروں کو اس کا سبزہ اگنا پسند آتا ہے پھر خشک ہو جاتا ہے - پھر تو اسے زرد شدہ پائے گا - پھر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے - اور آخرت میں سخت عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور رضا ہے - اور دنیا کی زندگی سوائے دھوکے کے سامان کے اور کچھ نہیں"۔

بھائیو! اس میں شک نہیں کہ باجہ بجوانا لغو (بیہودہ کام) ہے - کیونکہ دین تو ہے نہیں علاوہ اس کے دنیا کے نفع کے بجائے سراسر نقصان ہے - کیونکہ اپنی حلال کی کمائی میراثیوں اور بھانڈوں کی نذر کرنی پڑتی ہے - اور لغو اس کام کو کہا جاتا ہے کہ جس میں نہ دین کا فائدہ ہو نہ دنیا کا

فرقان حمید کا اعلان متعلق لغو ملاحظہ ہو

قولہٗ تعالیٰ وَالَّذِینَ لَا یَشہَدُونَ الزُّورَ وَاِذَا مَرُّوا بِاللَّغوِ مَرُّوا کِرَامًا - ترجمہ - اور وہ لوگ جو جھوٹ کی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی بیہودہ کام پر گزرتے ہیں - تو بزرگانہ روش سے گزرتے ہیں (پ ۱۹ ع ۴)

قولہٗ تعالیٰ - وَالَّذِینَ ھُم عَنِ اللَّغوِ مُعرِضُونَ (پ ۱۸ ع ۱) - ترجمہ اور وہ لوگ جو بیہودہ کاموں سے منہ موڑنے والے ہیں -

قولہٗ تعالیٰ - وَمِنَ النَّاسِ مَن یَّشتَرِی لَھوَ الحَدِیثِ لِیُضِلَّ عَن سَبِیلِ اللّٰہِ بِغَیرِ عِلمٍ وَّیَتَّخِذَھَا ھُزُوًا ط اُولٰٓئِکَ لَھُم عَذَابٌ مُّھِینٌ (پ ۲۱ ع ۱۰) - ترجمہ اور لوگوں میں سے بعض ایسے ہیں جو کھیل کی باتوں کو خرید کرتے ہیں تاکہ بن سمجھے اللہ تعالیٰ کے راستے سے گمراہ کریں - اور اللہ تعالیٰ کی راہ پر تمسخر کرتے ہیں - ایسے لوگوں کے لئے ذلت کا عذاب ہے -

عزیز بھائیو! جب بندہ کہلوایا ہے - تو بندہ بن کر دکھا دو - یعنی حکم شہنشاہی کے آگے سر جھکا دو - اور اغراض نفسانی کے پورا کرنے کے لئے جو سرکشی کر رہے ہو اس سے باز آجاؤ - ورنہ یوم الحساب میں کیا جواب دو گے - کہیں ایسا نہ ہو کہ اس دنیاوی فرحت اور سرور عارضی پر دائمی راحت کو قربان کر بیٹھو -

قولہ تعالیٰ - وَاَمَّا مَن اُوتِیَ کِتٰبَہٗ وَرَآءَ ظَھرِہٖ فَسَوفَ یَدعُوا ثُبُورًا وَّیَصلٰی سَعِیرًا ؁ اِنَّہٗ کَانَ فِیٓ اَھلِہٖ مَسرُورًا ؁ (پ ۳۰ - رکوع ۹)

ترجمہ - اور جس کو اعمال نامہ پیٹھ کے پیچھے سے دیا گیا - پس قریب ہے - کہ ہلاکت کو بلائے گا - اور دوزخ میں داخل ہوگا - تحقیق وہ اپنے اہل میں خوش تھا -

باجہ وغیرہ کے متعلق رسول اللہ ؐ کے ارشادات ملاحظہ ہوں

علامہ جلال الدین سیوطی کی روایت

حافظ الحدیث علامہ جلال الدین سیوطی ؒ نے بروایت انس رضؓ بزاز وغیرہ کتب حدیث سے اپنی سنن میں نقل کی ہے اور اس کے اسناد کی تصحیح کی ہے

صَوتَانِ مَلعُونَانِ فِی الدُّنیَا وَالاٰخِرَۃِ مِزمَارٌ عِندَ نِعمَۃٍ وَّرَنَّۃٌ عِندَ مُصِیبَۃٍ ترجمہ دو آوازیں دنیا اور آخرت میں لعنتی ہیں خوشی کے وقت باجہ بجانا اور مصیبت کے وقت بین کی آواز نکالنا -

بخاری شریف میں بطور تعلیق کے مذکور ہے

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ لَیَکُونَنَّ مِن اُمَّتِی اَقوَامٌ یَستَحِلُّونَ الحِرَ وَالحَرِیرَ وَالخَمرَ وَالمَعَازِفَ

ترجمہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ میری اُمت میں ضرور ایسے لوگ ہونگے جو کہ ریشم اور شراب اور آلات لہو (باجہ۔ تنبورہ۔ طبلہ۔ سارنگی وغیرہ) کو حلال سمجھیں گے۔

ترمذی شریف میں ہے

یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ خَسْفٌ وَمَسْخٌ اِذَا ظَهَرَتِ الْقَیْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ۔ ترجمہ میری امت میں (بعض) لوگ زمین میں غرق ہونگے اور انکی صورتیں بھی مسخ ہونگی۔ یہ عذاب کب ہوں گے۔ جب گانیوالی عورتیں اور آلات لہو (باجہ وغیرہ) ظاہر ہوں گے

سنن ابو داؤد میں ہے

عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ رض مِزْمَارًا فَوَضَعَ اِصْبَعَیْهِ فِیْ اُذُنَیْهِ وَنَاٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَقَالَ یَا نَافِعُ هَلْ تَسْمَعُ شَیْئًا فَقُلْتُ لَا فَرَفَعَ اِصْبَعَیْهِ عَنْ اُذُنَیْهِ وَقَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ مِثْلَ هٰذَا فَصَنَعَ مِثْلَ هٰذَا۔

ترجمہ۔ نافع رض سے روایت ہے۔ کہ اس نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رض نے بانسری کی آواز کو سنا تو اپنے دونوں کانوں میں انگلیاں دے دیں اور راستہ سے دور ہٹ گئے۔ اور فرمایا اے نافع! آیا کچھ اب بھی سنتا ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ پھر اس نے کانوں سے انگلیاں نکالیں اور فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ پس آپ نے اسی طرح آواز سنی اور ایسا ہی کیا۔

سنن ابن ماجہ میں ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِیْ الْخَمْرَ یُسَمُّوْنَهَا بِغَیْرِ اسْمِهَا یُعْزَفُ عَلٰی رُءُوْسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ وَالْمُغَنِّیَاتِ یَخْسِفُ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ وَیَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِیْرَ ۝ ترجمہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے البتہ ضرور ہی میری امت میں سے بعض لوگ شراب پیئیں گے اور اس کا نام شراب کے سوا کوئی دوسرا رکھ لیں گے اور ان کے روبرو آلات لہو (باجہ۔ طنبورہ۔ سارنگی۔ طبلہ وغیرہ) بجائے جائیں گے اور گانے والی عورتیں ان کے سامنے گائیں گی۔ ان لوگوں کو اللہ زمین میں غرق کر دے گا۔ اور ان میں سے بعضوں کو بندر اور خنزیر بنائے گا۔

عزیز بھائیو! آپ نے سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین کے ارشادات کو سُنا۔ چونکہ ہم مسلمانوں نے حسب وعدہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اپنے آپ کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامنگیر بنایا ہے اور انکے ہر حکم کی تعمیل کو اپنا فرض سمجھ کر اپنا نام مسلم رکھوایا ہے۔ لہٰذا ہمارا فرض ہے۔ کہ ارشادات نبوی کی قدر کریں اور جس کام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوں اسے چھوڑ دیں۔ مثلاً جب باجہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعنت بھیجتے ہیں تو ہم مسلمان کہلا کر کیوں بجائیں

اور جب باجہ بجانے والوں کے متعلق زمین میں غرق ہونے کی پیشینگوئی آپ فرمائیں تو ہم مسلمان کہلا کر اپنے آپ کو کیوں ایسے عذاب کے لئے تیار کریں

اور جب باجہ بجانے والوں کے متعلق آپ بندر اور خنزیر بننے کی خبر دیں تو پھر ہم کیوں ایسی ملعون قوم میں اپنا نام لکھوائیں؟

اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باجے کی آواز سُن کر کانوں میں انگلیاں دے دیں اس ناپاک کام سے جب ہمارے پیارے محبوب کو ایسی نفرت ہو تو پھر ہم سچے محب کہلا کر کس طرح ایسی ناشائستہ حرکت کو جائز رکھیں۔ بلکہ اپنی حلال کی کمائی کو ایسے بُرے کام میں صرف کریں۔ خداوندا تو اپنے حبیب پاک فداہ ابی وامی کے طفیل سے ہمیں اس بُرے کام سے بچا۔ آمین یا الہ العالمین۔

میرے احناف بھائیو! فقہائے عظام کی معتبر کتابوں کے بھی فیصلے سُن لو

مبسوط میں ہے

اِسْتِمَاعُ الْمَلَاهِیْ وَالتَّغَنِّیْ كُلُّهَا حَرَامٌ (انتہیٰ)

ترجمہ۔ آلات لہو (باجہ وغیرہ) اور گانا سننا سب حرام ہے

محیط میں ھے

اَلتَّغَنِّیْ وَالتَّصْفِیْقُ بِهَا وَاِسْتِمَاعُهَا كُلُّهَا حَرَامٌ

ترجمہ گانا سننا اور تالی بجانا اور ان چیزوں کا سننا سب حرام ہے

نھایہ میں ھے:۔ اَلتَّغَنِّیْ وَالتَّصْفِیْقُ وَالطُّنْبُوْرُ وَالْبَرْبَطُ وَالدُّفُّ وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ حَرَامٌ

ترجمہ گانا۔ سننا اور تالی بجانا اور طنبور اور بربط اور دف اور جو بھی اس قسم کی چیزیں ہیں سب کا سننا اور بجانا حرام ہے

عزیز بھائیو! اللہ تعالےٰ کے ارشادات پیش کر چکا ہوں۔ دراصل قرآن پاک کا حکم ہی کافی تھا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیبات اس لئے پیش کر دیئے ہیں تاکہ آپ کو یہ شبہ نہ رہے کہ جو کچھ عرض کر رہا ہوں۔ وہ منشاء الٰہی نہیں ہے۔ بلکہ خود ساختہ خیالات ہیں۔

کیونکہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فیصلہ الٰہی موجود ہے۔ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی۔ ترجمہ آپ اپنی خواہش سے نہیں بولتے۔ بلکہ وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے وحی ہوا کرتا ہے لہٰذا جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ عین منشاء الٰہی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیبات کے بعد فقہائے عظام کے اقوال کی دراصل کوئی ضرورت نہ تھی۔ لیکن اقوال ذکر کرنیکی اس لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیبات آپ ہی کے دوسرے ارشادات سے منسوخ ہو چکے ہیں۔ اس لئے ممکن ہے کہ بعد کے فقہائے امت نے ان کو اب معمول بہانہ بنایا ہو۔ لہٰذا یہ بھی معلوم ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات محکمات اور معمول بہا امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

گذارش آخری

اے عزیز بھائیو! جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور علمائے امت کے ہاں باجہ بجانا قابل لعنت و ملامت وغیرہ القاب شنیعہ ہے تو کیا ہم مسلمانوں کا یہ فرض نہیں کہ اس مردود فعل سے اجتناب کریں۔ ورنہ خطرہ ہے کہ اپنی حلال کی کمائی کو اس مردود فعل میں صرف کرنے کے باعث کہیں ہم بھی مردود نہ ہو جائیں۔ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَهُوَ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْنُ وَالْهَادِیْ اِلَی الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ ۝

تصدیقات علمائے کرام

۱۔ حضرت مولانا مولوی ابوالحسن شاہ تاج محمود صاحب حنفی امروٹ (صدر جمعیۃ العلماء سندھ سابقاً)

۲۔ مدخل ابن حاج میں لکھا ہے کہ گانا سننا چاروں مذہب میں ناجائز ہے۔ اور اگر باجے بھی ساتھ ہوں تو اسکی قباحت بڑھ جاتی ہے۔

اغاثۃ اللہفان میں ہے۔ مذہب ابی حنیفہ فی ذالك مِنْ اشد المذاهب وقوله فیه اغلظ الاقوال وقد صرح اصحابه بتحریم سماع الملاهی کلها کالمزمار والدف حتی الضرب بالقضیب وصرحوا بانه معصیة یوجب الفسق

و تنویر الفتاویٰ صفحہ ۱۲۔ لہٰذا حنفی بھائیوں کو اور لوگوں سے بڑھ کر گانے باجے سے نفرت کرنی چاہیئے۔ (حضرت مولانا مولوی ابو محمد احمد صاحب مرحوم امام مسجد صوفی لاہور)۔

۳۔ بلاشبہ امور مذکورہ گانا بجانا۔ انگریزی دیسی باجے بیاہ شادی میں خواہ بلا بیاہ شادی میں بجانا۔ علیٰ ہذا شادی کرنے والوں کا باجوں کے ساتھ شادی کرنا مطلقاً حرام ہے اور ناجائز اور اس میں روپیہ خرچ کرنا تبذیر اور اسراف بیجا ہے اللہ جل شانہٗ اپنے کلام مقدس میں ارشاد فرماتا ہے۔ ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین ۔ اور حضرت عبداللہ ابن عباس رئیس المفسرین فرماتے ہیں۔ کہ آیت کریمہ ومن الناس من یشتری لھو الحدیث میں لہو الحدیث سے مراد گانا بجانا ہی ہے۔ لہٰذا تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ ضرور ان محرمات سے تائب ہو کر اپنا مال حرام طریقوں میں خرچ کرکے مسرف اور مبذر نہ بنیں اور جو لوگ اس میں کوشش کریں۔ ان پر لازم ہے کہ پہلے خود ڈاڑھی منڈوانی اور منڈوانے میں خرچ کرنے سے تائب ہوں تاکہ مستحق اس آیت کریمہ کے نہ ہوں یاایھا الذین آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون ۔ کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون ۔ تاکہ ان کے قول میں اثر ہو اور صورت کامیابی اور حصول ثواب دارین کی امید ہو (حضرت مولانا مولوی ابو محمد دیدار علی صاحب الخطیب فی مسجد وزیر خاں مرحوم)

۴۔ الجواب صحیح (حضرت مولانا مولوی اصغر علی روحی صاحب مرحوم — (پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور)

۵۔ شادیوں میں جو اور اسراف آج کل بہت سے خلاف شرع ہوتے ہیں۔ منجملہ ان کے باجہ اور ناچ رنگ ہے جو اسراف اور ممنوع ہے اس لیے مسلمانوں کو اس سے پرہیز کرنی چاہیئے اور محض حظ نفس کے لئے یہ کام نہ کیا جائے۔ واللہ اعلم بالصواب (حضرت مولانا مولوی) احمد علی (صاحب) عفی عنہ پروفیسر اسلامیہ کالج وخطیب مسجد شاہی لاہور

۶ ذالک وکذالک وانا مصدق بذالک

(حضرت مولوی محمد یار (صاحب) امام وخطیب ومفتی مسجد سنہری لاہور۔

۷۔ الجواب صحیح۔ حضرت مولانا مولوی حافظ قاضی ضیاء الدین (صاحب) ایم اے بی ٹی سابق پروفیسر ٹریننگ کالج لاہور مرحوم

مزامیر اور ملاہی شرعاً حرام ہیں۔ اگر شادی والے اس محرم شرعی کو حلال سمجھیں اپنے رواج کو شریعت پر فوقیت اور اعلیٰ سمجھیں۔ اس صورت میں اسلام سے خارج ہو جائیں گے۔ شادی میں دف بجانا محض اعلان کیلئے جواز کی صورت ہے۔ لیکن باجہ مروجہ بلاشک اعلیٰ قسم کے مزامیر ہیں۔ انکی حرمت شریعت مصطفوی علیٰ صاحبہا الف تحیۃ ثابت ہے۔ اس کو غیر محرم کہنے والا یا تو وہ جاہل مطلق ہوگا یا شرعی حکم کا منکر اور مکفر ہوگا۔ ایسی صورت میں انعقاد نکاح مشکوک ہے۔ اگر زوجین بھی مزامیر کو لازمی سمجھتے ہوں۔ اس وقت وہ اسلام سے خارج ہونگے اہل اسلام کو ایسے لوگوں کے نکاح میں شرکت فضول بلکہ ناجائز ہے۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم (حضرت مولانا مولوی مفتی عبدالقادر صاحب عفی عنہ) سابق مدرس مدرسہ غوثیہ عالیہ تکیہ سادھواں لاہور

۹۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ بلاشبہ گانا بجانا لہو ولعب ہے اور یہ حرام ہے۔ مرتکب ان افعال قبیحہ و حرکات شنیعہ کے بلاریب فاسق وفاجر مرتکب کبائر مورد غضب جبار و مستحق عذاب نار ہیں نیز مسرف وصرف مبذر ہونے میں شک نہیں۔ لہٰذا بحکم قرآن عظیم اخوان الشیاطین ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اعمال حسنہ افعال محمودہ کی توفیق عطا فرمائے اور ارتکاب منہیات سے بچائے۔ آمین۔ رقمہٗ بقلمہٖ وقالہ بفمہ العبد المذنب ابوالبرکات (حضرت مولانا مولوی سید احمد صاحب الحسنی الحنفی الرضوی اللوری المفتی القدیم فی بلدہ اکبرآباد

۱۰۔ مجیب طیب نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے درست ہے۔

حضرت مولانا مولوی عبدالستار صاحب عفی عنہ مفتی مسجد شاہی لاہور۔

۱۱۔ مسئلہ مزامیر کے متعلق جو کچھ مجیب نے تحریر فرمایا ہے بالکل صحیح ہے۔ چنانچہ فرقان حمید میں ہے لا تبذر تبذیرا اور بعض فتاوٰی میں ہے استماع الملاہی معصیۃ والجلوس علیہا فسق والتلذذ بہا کفر منقول ہے۔ جس سے مزامیر کی حرمت صاف معلوم ہوتی ہے (حضرت مولانا مولوی عبدالعزیز صاحب مدرس مسجد شاہی لاہور۔

۱۲۔ الجواب۔ الحمد للہ رب العلمین یہ باجے اور ملاہی (چنانچہ مجیب نے قرآن اور احادیث سے ثابت کر دیا منع اور حرام ہیں اور شیطانی افعال ہیں سب سے بڑھ کر امام ابوحنیفہؒ ان سے بہ تاکید اکید وتشدد مزید منع کرتے ہیں۔ خصوصاً وہ لوگ جو شادیوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق سادگی کے ساتھ شادی کرنے کو عیب اور بے عزتی جانتے ہیں اور باجوں وغیرہ وغیرہ ملاہی اور شر اور شور اور قسم قسم اسراف اور فخر اور دکھاوے کے ساتھ شادی کرنے کو عزت جانتے ہیں۔ یہ کفر ہے کہ سنت سرور کائنات کو نظر حقارت دیکھا اور کفار ہند اور مشرکوں کے اقتداء اور مشابہت کو عزت بانا وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنافقین لا یعلمون۔ ایسی شادیوں میں ایسے لوگوں کے ساتھ شامل ہونا حرام ہے۔ بلکہ مشکوٰۃ شریف میں حدیث ہے نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن طعام المتباذبین ان یوکل کہ باکاروں اور سنانے والوں کے طعام اور دعوت کھانے سے حضور علیہ السلام نے منع فرمایا ھذا ما عندی عن الجواب واللہ اعلم بالصواب (حضرت مولانا مولوی عبدالواحد صاحب ابن عبداللہ الغزنوی وطناً الحنفی مذہباً امام مسجد کی چینیاں والی لاہور۔

۱۳۔ شادی ایسی چیز نہیں۔ جس میں اسوہ حسنہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا موجود نہ ہو۔ پس اگر مسلمان فلاح دارین چاہتے ہیں تو اس قسم کے اسراف سے باز آویں۔ کیونکہ اگر یہ کام عزت کا ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شادیوں میں ضرور ہوتا۔ بعد ازاں خلفائے راشدین کے زمانہ میں ہوتا۔ جبکہ مسلمانوں کی شوکت و ثروت پر غیر رشک کیا کرتے تھے۔ بلکہ اس ادبار کے زمانے میں اس قسم کے رسوم سے اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالیں اور آیت ولا تبذر تبذیرا ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ کی مخالفت سے اپنے آپ کو اس وعید کا فلیحذر الذین یخالفون عن امرہٖ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم کا مستحق نہ بنادیں۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ (حضرت مولانا مولوی فقیر غلام مرشد کان اللہ لہٗ مدرس دارالعلوم نعمانیہ لاہور)

۱۴۔ الجواب احادیث صحیحہ اور آثار صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور آئمہ دین خصوصاً احناف نے مزامیر کے متعلق جس قدر روایات بہم پہنچائی ہیں۔ کسی پر مخفی نہیں صاف طور پر روایات اور اقوال سے حرمت مزامیر ثابت ہوتی ہے ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ کو بہت علماء و مفسرین نے غنا اور مزامیر پر حمل کیا اور حدیث الغنا ینبت الماء الکلاع کو بہت سے احناف نے اپنا مستدل بنایا ہے۔ لہٰذا حرمت مزامیر میں کسی قسم کا شک نہیں خصوصاً موجودہ زمانہ میں لوگوں نے جس قدر غلو اس معاملہ میں شروع کر دیا ہے۔ اگر حرمت منصوصہ نہ ہوتی۔ تب بھی اکثر ان مفاسد کے باعث حرمت لغیرہٖ کا حکم دیا جاتا۔ یہاں تو دونوں سبب حرمت موجود ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں کو اس فعل شنیع اور حرکت ناجائز سے مجتنب ومحترز رہنا ضروری ہے۔ ھذا ما عندی واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم (حضرت مولانا مولوی حافظ نجم الدین (عفی عنہٗ) پروفیسر اورینٹل کالج لاہور۔

بقیہ پابندی عہد صفحہ ۱۹ سے آگے

عزیز بچو! اس واقعہ سے مندرجہ ذیل باتیں حاصل ہوتی ہیں:-
(۱) سچ ہمیشہ نجات دلاتا ہے۔ (۲) سچے آدمی کی ہر کوئی عزت کرتا ہے۔ (۳) مسلمان عہد کا پکا ہوتا ہے۔

لہذا ہمارے لیئے لازمی اور ضروری ہے کہ ہم عہد کی پابندی کریں اور کبھی جھوٹ نہ بولیں۔ جھوٹا اور عہد کی پابندی نہ کرنیوالا دنیا اور آخرت میں ذلیل ہوگا۔ برخلاف اس کے وعدے کا پکا اور سچا آدمی ہر کسی کی نگاہ میں عزیز ہوگا۔

نبی نامہ مفت

سلک مروارید کا ۴۳ واں دانہ نبی نامہ جیبی سائز کے ۱۷۶ صفحوں پر شائع ہوگیا ہے اس میں ابتدائے دنیا سے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تک کے انبیاء کے اختصار کے ساتھ حالات درج ہیں اور ہر نبی کی حضرت نبی آخرالزمان صلعم کی تشریف آوری کی بشارت پرانی کتابوں کے حوالوں سے پیش کرکے رکھا دیا گیا ہے کہ ہر نبی اور ہادی کا مذہب اس وقت کی معاشرت کے مطابق اسلام تھا اور آخری نبی صلعم نے اسلام دنیا کے مدارج ترقی کے مطابق مکمل صورت میں قیامت تک کے لیئے عطا کر دیا ہے۔

یہ رسالہ پانچ پیسے کے ٹکٹ خرچ ڈاک کے لیئے پتہ ذیل پر بھیج کر منگوایا جا سکتا ہے

محمد ظفر علیبگ بلاک ۲۳ سرگودھا

اعلان اسلام

میں مسمی عبداللہ ولد نواب سکنہ ڈوبل درہ ملتان عیسائی تھا۔ میں نے قبل از نماز جمعہ مورخہ ۳ جون کو مولانا محمد شفیع صاحب خطیب مسجد مدرسہ دعوۃ الحق شالخ ما کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا ہے۔ قبل از اسلام میرا نام عنایت تھا۔ اب عبداللہ نام رکھا گیا ہے۔

تمام مسلم بھائیوں سے استدعا ہے کہ میرے لیئے دعا فرمائیں کہ اللہ رب العزت مجھے اسلام پر استقامت عطا فرمائے اور خاتمہ ایمان پر کرے

عبداللہ ولد نواب ڈوبل درہ ملتان

ترک عیسائیت

رحیم یارخاں۔ مسمی عبدالشکور میمن پاٹن والے جو آج سے ۱۷ سال قبل ایک عیسائی عورت کی وجہ سے اپنے مذہب اسلام کو چھوڑ کر عیسائی ہو گئے تھے۔ اب عیسائیت سے تائب ہوکر مذہب اسلام میں داخل ہو چکے ہیں۔

۲۷ مئی جمعہ کے دن مسجد رحیم یارخاں میں کھڑے ہوکر اپنے مسلمان ہونے کا تمام لوگوں کے سامنے اقرار کیا۔ حضرت مولانا غلام ربانی صاحب خطیب کی مسجد نے ان کو اسلام کا کلمہ پڑھایا۔ آپ نے اسلام اور عیسائیت و یہودیت کا موازنہ کرتے ہوئے اسلام کے محاسن بیان فرمائے بعد میں اس نومسلم کیلئے مذہب اسلام پر استقامت کی دعا فرمائی۔

مدرس مدرسہ جامعہ حسینیہ کی مسجد رحیم یارخاں

بچوں کا صفحہ

پابندیٔ عہد

جناب ماسٹر نذیر احمد صاحب چک ۱۹۵/P تحصیل صادق آباد

یَآیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ، (مائدہ ۱)

مسلمانو! (اپنے) قراروں کو پورا کرو،

عزیز بچو! کسی وعدے یا کسی قسم کے قول و قرار کے پورا کرنے کا نام پابندیٔ عہد ہے۔ جس طرح اللہ تعالٰی وعدے کے سچے اور پکے ہیں۔ اسی طرح اس کے بندوں کی بھی یہ خوبی ہے۔ کہ وہ وعدے کے سچے ہوں۔ مومن کا فرض ہے کہ وہ جب کسی سے کوئی وعدہ یا قول قرار کرے، تو اس پر پابند رہے۔ سمندر اپنا رُخ پھیرے، پہاڑ اپنی جگہ سے ہل جائے مگر مومن کی یہ شان نہیں کہ وُہ اپنے عہد و پیمان سے رو گردانی کرے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ہر خطبہ میں اس کو دہرایا کرتے تھے کہ لَا دِیْنَ لِمَنْ لَا عَھْدَ لَہٗ (احمد، طبرانی) جس میں عہد نہیں اس میں دین نہیں۔ یعنی جو عہد پورا نہیں کرتا وہ دین کی روح سے محروم ہے

بچو! اب ہم تمہیں وفائے عہد کے متعلق ملک عرب کی ایک کہانی سناتے ہیں کہتے ہیں کہ عرب قبیلہ کے ایک سردار نے اپنے قبیلے کے ایک شخص مسمی طلے کو موت کی سزا دی، طلے کو جب حکم سنایا گیا تو اس نے سردار سے عرض کی جناب! میں آپ کے حکم کی تعمیل کے لئے حاضر ہوں۔ لیکن اس سے قبل آپ کے سامنے ایک درخواست ہے۔ سردار نے کہا بتاؤ تمہاری کیا درخواست ہے۔ طلے نے عرض کی، جناب یہاں سے کچھ فاصلے پر میرا گھر ہے، مجھے ۲۴ گھنٹوں کی مہلت دیجئے، تاکہ میں اپنے بال بچوں کو مل آؤں، سردار کہا ہمیں اس میں کوئی عذر نہیں، لیکن شرط یہ ہے، کہ اپنا ضامن دیتے جاؤ۔ طلے نے عرض کی جناب یہ بڑا مشکل کام ہے طلے نے یہ الفاظ کچھ ایسے درد بھرے لہجے میں کہے کہ وہاں کا ایک شخص صدیق ضمانت کے لئے تیار ہو گیا، سردار نے کہا دیکھو صدیق! تم ضامن بن رہے ہو، لیکن یہ جان لو اگر طلے مقررہ وقت پر نہ آیا تو تمہیں اس کی بجائے قتل کیا جائے گا۔ صدیق نے جواب دیا، جناب مجھے سب کچھ منظور ہے۔ طلے نے جب یہ باتیں سنیں تو اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اس نے صدیق کو گلے لگایا اور کہنے لگا تم نے طلے پر بھروسہ کیا تو یقین رکھو کہ طلے تمہیں دھوکہ نہیں دے گا۔ یہ کہا اور اپنے تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے گھر کی طرف چل دیا۔ جب طلے گھر پہنچا تو گھر والوں کو موت کی خبر سنائی۔ یہ خبر سنتے ہی گھر والوں نے رونا شروع کر دیا، طلے نے کہا، رونے پیٹنے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا ہر انسان کو مرنا ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ کوئی پہلے مر جاتا ہے کوئی بعد میں۔ بس میرے لئے مغفرت کی دعا کرو، طلے کے ایک دوست نے طلے سے کہا۔ تم مقررہ وقت پر نہ جاؤ۔ اس لئے کہ صدیق کی ابھی شادی نہیں ہوئی وہ مر بھی گیا، تو کوئی ہرج نہیں، تم قتل...... کئے گئے تو تمہارے بال بچوں کی دیکھ بھال کون کرے گا؟ طلے نے جب دوست کی یہ باتیں سنیں تو اسے بڑا غصہ آیا، اس نے کہا تم مجھے بدی کا راستہ دکھا رہے ہو یاد رکھو جھوٹ بولنا انسان کی سب سے بڑی ذلت ہے، اور ذلت کی زندگی سے موت بہتر ہے۔

اب ادھر کا حال سنو! اگلے دن صبح قبیلہ کا سردار سب چھوٹے بڑوں کو ساتھ لے کر میدان میں آ گیا، جلاد بھی موجود تھا، مقررہ وقت میں ابھی کوئی آدھ گھنٹے کی دیر تھی ہر کوئی طلے کا منتظر تھا۔ جوں جوں وقت قریب آ رہا تھا لوگوں کی پریشانی بڑھتی جا رہی تھی، آخرکار وقت مقررہ آ پہنچا، سردار نے صدیق سے کہا، مجھے تمہاری جوانی پر ترس آ رہا ہے۔ لیکن میں قبیلے کے قوانین سے مجبور ہوں، چونکہ تم نے طلے کی ضمانت دی ہے اور وہ وقت مقررہ پر نہیں پہنچا اس لئے تمہیں اس کی جگہ مرنے کو تیار ہو جانا چاہیئے۔

صدیق نے دلیرانہ جواب دیا۔ جناب میں بالکل تیار ہوں۔ سردار نے جلاد کو صدیق کی گردن اڑا دینے کا حکم دیا، جلاد تلوار لے کر آگے بڑھا ہی تھا کہ دور سے گرد و غبار اڑتا ہوا نظر آیا، لوگوں نے شور مچا دیا کہ ٹھہرو ٹھہرو شاید طلے آ گیا۔ سردار نے بھی جلاد کو رک جانے کا حکم دے دیا۔ اب گرد بالکل قریب آ گئی تھی اور جدھر سے گرد اڑ رہی تھی، اچانک لوگوں نے دیکھا کہ طلے اس طرف سے گرتا پڑتا آ رہا ہے قریب آ کر وہ سردار کے قدموں پر گر پڑا، اس کا بدن لہولہان تھا اور تمام بدن پسینے میں شرابور تھا۔ کچھ سانس لینے کے بعد تھوڑا سا ٹھنڈا پانی پیا اور سردار سے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں معذرت کرنے لگا کہ راستہ میں میرا گھوڑا مر گیا تھا۔ اس وجہ سے مجھے دیر ہو گئی ہے۔ اب آپ مجھے قتل کر سکتے ہیں۔ سردار طلے کی باتیں سن کر اتنا متاثر ہوا کہ اس نے لوگوں کو کہا کہ لوگو! طلے جیسے آدمی کو زندہ رہنا چاہیئے۔ لوگوں نے یک آواز ہو کر پکارا، بیشک ایسے شخص کو نہیں مرنا چاہیئے۔ لوگوں کا یہ فیصلہ سن کر سردار نے طلے کو گلے لگا لیا اور کہا میں تم پر اور تمہارے قبیلے والوں پر فخر کرتا ہوں۔ اٹھو تمہارا قصور معاف کر دیا گیا، اب تمہیں قتل نہیں کیا جائیگا، لوگوں نے سردار کی باتیں سنیں تو خوشی سے اچھلنے لگے اور خوش خوش شہر کو واپس چلے گئے

(باقی بر صفحہ ۱۸)

۲۴ جون ۱۹۶۰ء

ایڈیٹر
عبدالمنان
چوہان

سالانہ گیارہ روپے ، ششماہی چھ روپے
سہ ماہی تین روپے

منظور شدہ
محکمہ جیل مغربی پاکستان

۶۰۴۷
رجسٹرڈ ایل

منظور شدہ محکمہ تعلیم (۱) لاہور ریجن چٹھی نمبری ۹/۱۶۳۲۱ مورخہ ۲ مئی ۱۹۵۶ء (۲) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C ۲۷۳/۲۲۸۱ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۵۶ء

پرنٹرز لمیٹڈ پریس لاہور میں باہتمام مولانا عبید اللہ پرنٹر پبلشر چھپا اور دفتر ہفت روزہ خدام الدین شیرانوالہ دروازہ لاہور سے شائع ہوا